

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حلیۃ
سیدنا محمد
ص

سجاد بن ابی
زیارت

زیارت

یاسر

Handwritten notes in Urdu script, possibly indicating a library or collection.

3850

مرتبہ

نقشبندی مجددی نوری



ناشران

ام المصنوعہ رجسٹرڈ

محمد منزل، مین بازار منصور آباد فیصل آباد۔

3850

ذخیرہ صاحبزادہ میاں تمبیل احمد شہر قنبری، نقشبندی مجدی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

ت ابدی

س بی کے نقشبندی

۱۹۸۴ء اکت

غلام اہلسنت رحیم پور

در پاکستان

فیصل آباد

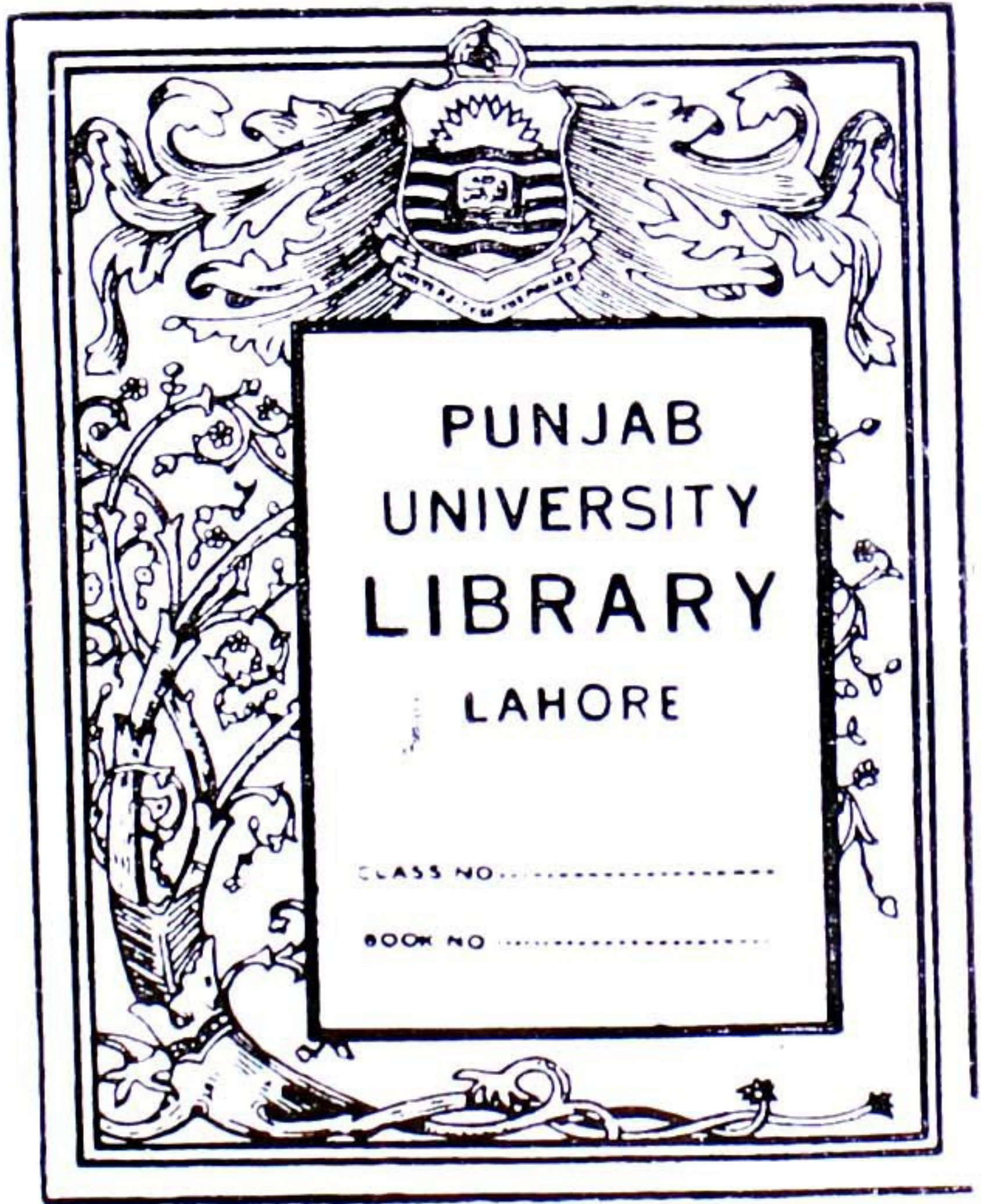
بحق معاونین

و پیہ

نی جرم ہے



فیصل آباد



S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا تَهْمُ إِذْ ظَمُوا الْفَسْرَ جَاوِثًا نَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ
وَاسْتَغْفِرُ لَهُمُ الرَّسُولَ لَوْ جَدَّ وَاللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی : من زارت نبی وحببت له شفاعتی

اے درت کعبہ ارباب نجات : قبلتے وجہک فی کل صلا

سعادت ابدی

زیارت سائیں اجدت

بار دوم ستمبر ۱۹۸۲ء

مؤلف

محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی نوری

زیر سرپرستی

پیر طریقت اربہ شریعت صوفی سید محمد مسعود الحسن صاحب مدظلہ العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف

فیصل آباد

ناشران: جماعت خدام اہلسنت رجسٹرڈ احمد منزل ۵۰۵ سٹریٹ منصو آباد

۲
ما ان مدحت محمد باقراتی لکن مدحت مقالتی محمد

انتساب

یہ بندہ ناچیز، ادب و تعظیم کے گلشن کا گل چین !

زیارت ریاض الجنۃ

87000 کو

اپنے جذب و کیف اور ارادت و عقیدت کے رشتے میں مربوط کر کے

گنبد خضراء

کے آستانہ علیا میں بصد ادب و احترام پیش کرتا ہے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كَلِمِهِمْ

اوز اس بارگاہ اقدس کے توسط سے اپنے والد محترم

میاں محمد اسماعیل نقشبندی مجددی

مرحوم و مغفور

کی عالم برزخ میں آسانی اور نجات اخروی کا امیدوار ہے

زیلے ہمد با سایہ لطف سے پناہ آور وہ ام

محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی نوری

جملک

نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۱	۲	۱۳	۲۴
۲	۵	۱۲	"
۳	۶	۱۵	۳۹
۴	۷	۱۴	۴۲
۵	۹، ۸	۱۶	۲۶
۶	۱۲	۱۸	۴۸
۷	۱۳	۱۹	۵۰
۸	۱۵	۲۰	۵۱
۹	۱۶	۲۱	۵۲
۱۰	۲۲	۲۲	۵۵
۱۱	۲۳		۵۶
۱۲	۲۴		۶۴

مرجع الکتاب

- جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی — آثارِ مدینہ منورہ از عبدالقدوس انصاری
- خلاصۃ الوقایا از سید سمہودی مدنی — سیرت رسول عربیؐ از علامہ فخر بخش تولاوی
- کتاب الشفعا از قاضی عیاض اندلسی ماکی — مجموعہ وظائف از قاری رضا المسطفی غفرلہ
- شفا السقام از امام سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ — الوارث مدینہ الحاج اللہ دھایا -

پیر طریقت، پیر شریعت، مزین علماء و مولیا

جناب صوفی سید محمد مسعود الحسن صاحب

تہذیب

نقشبندی مجددی نوری
سجاد لائبریری، آستانہ عالیہ، نورید، چورہ شریف

خندہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب زیارت، ریاض الجنۃ اپنے عنوان کے لحاظ سے بے مثال ہے
اس کتاب کو بندہ درویش نے اول سے لے کر آخر تک پڑھا ہے اور بعض مقامات
پر اس کی تصحیح کی ہے۔ اس کا ہر مضمون ایک زیارت لکھنے کے لئے ہے۔ یہ کتاب تاجدار
مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت لکھنے کے جیسا کہ
یہ مقام اپنے مرتبے کے لحاظ سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور اپنی محبوبیت کے لحاظ سے بہت
محبوب ہے اس کی محبوبیت ہر وہ مسلمان جو راسخ العقیدہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے دلی محبت رکھنے والا ہے اس کے دل میں حد سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے
یہ کتاب بھی محبوب ہے۔ وہ مسلمان جو حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک شہر اور گنبد خضراء کی زیارت کا شوق دل میں رکھتے ہوں
ان کے لئے انشاء اللہ مشعل راہ ثابت ہوگی۔

رب العزت اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل

مؤلف کے اس مخلصانہ سعی کو قبول فرمائے!

آمین ثم آمین! بجزمت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم

بنام درویشی

محمد مسعود الحسن (چورہ شریف)

تذکرہ

پیر طریقت، رہبر شریعت، مخدوم اہلسنت جناب

تادری
احراج ابوالعطار سید نذر حسین شاہ بخاری نقشبندی

صدر ورلڈ اسلامک مشن نے ضلع فیصل آباد

فتاویٰ نے رسالہ زیارت ریاض الجنۃ "کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا
مصنف نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ اس مختصر رسالہ میں زائرین حرم مدینہ
منورہ کے لئے مدینہ شریف کے مقدس مقامات کی نشاندہی ہو سکے۔

اکثر دیکھا ہے کہ اہل زبان نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے زائرین کرام
بعض مقامات مقدسہ کی زیارت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ فاضل مصنف نے
اس رسالہ میں دریا کوزے میں سمیٹ کر رکھ دیا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و سیدہ
جلیلہ سے مصنف کی اس بے کوشش کوشش کو قبول فرمائے و منظور
فرمائے اور اس رسالہ کو زائرین حرم مکرم کے لئے مشعلیہ راہ
بنائے آمین! تم آمین

بجناہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالعطار سید نذر حسین شاہ

فیصل آباد

خطبہ عظیم

منظر اہل سنت اجتہاد مع معقول منقول

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق نقشبندی مجددی
خطیب اعظم سالگاہ اہل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زیر منظر کتابچہ کے مؤلف محترم جناب محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی
دین اسلام کی اشاعت کے لئے مسلسل کوشاں ہیں موصوف کی اس کے
علاوہ چند اور کتب بھی منظر عام پر آکر شرف قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

صاحب دل حضرات اگرچہ مدینہ منورہ کا نام سن کر ہی رقت قلب محسوس
کرتے ہیں لیکن اس کتابچہ کے مطالعہ سے قلب میں مزید جذب کی کیفیت
پیدا ہوتی ہے۔ تعارف مدینہ منورہ کی بالعموم تمام مسلمانوں کے لئے اور
بالخصوص غازیوں کے لئے سخت ضرورت تھی جس کو موصوف نے پورا
کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ سبحانہ تعالیٰ رفیق محترم کو مزید خدمت اسلام کی
توفیق مرحمت فرمائے! آمین۔ ثناء آمین!
دعا رگو

محمد صدیق نقشبندی مجددی

خطیب اعظم سالگاہ اہل

تعلیمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَبَا بَعْد ...

بمقامے کہ نشان کف پائے تو بود

غمراہ سجدہ صاحب نظران خواہد بود

جس پرانی بن طلب شمع نہ ہو اور اس ستمخ پر جاں نثار نہ ہو وہ پرانہ نہیں کہہا سکتا

بالکل اسی طرح جس مسلمان کے قلب میں مدینہ منورہ اور گنبد خضراء کی حاضری کی لگن اور تڑپ موجود نہ ہو اس مؤمن کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

خوش نصیب ہیں وہ نفوس قدسیہ جن کو اس بارگاہ ارفع و اعلیٰ کی حاضری نصیب ہوتی ہے لیکن عموماً علم نہ ہونے کی وجہ سے اور وہاں کی زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر مقامات مقدسہ کی زیارت اور مقامات حلیلہ و عظیمہ کے آداب احترام بجالانے سے قاصر رہ جاتے ہیں اس لئے بندہ نے اپنی کم نہی بے یارگی اور بے بضاعتی کے احساس کے باوجود دوستوں کے اصرار اور ہمت دلانے پر حتی المقدور حاجی صاحبان اور زائرین مدینہ منورہ کی رہنمائی تلاش نقوش کف پائے مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم اور آداب زیارت اس مختصر کتابچہ میں جامع طور پر بیان کرنے کی سعی کی ہے۔

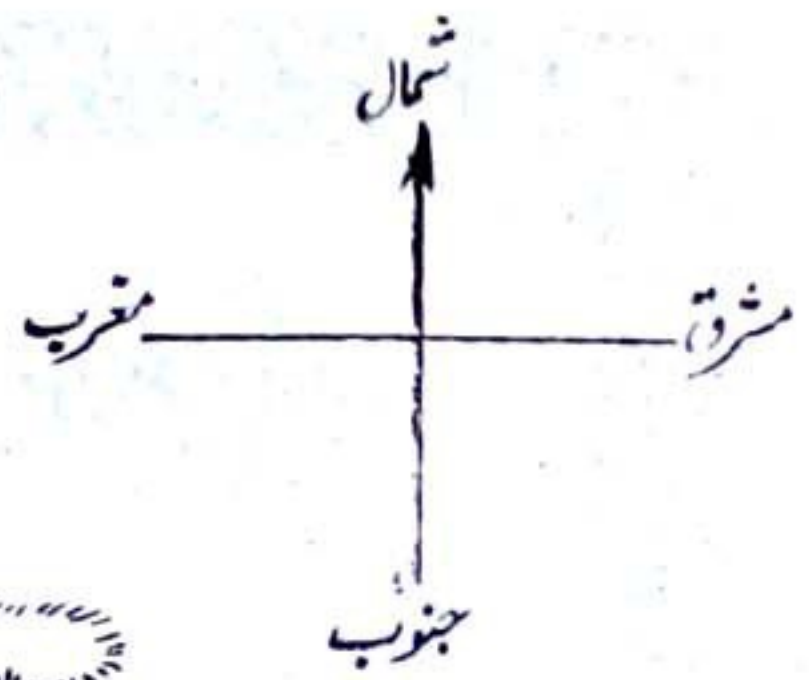
بندہ اپنے کرم فرما مشائخ و اولیٰ نعمت پیر طریقت رہبر شریعت ید مولیٰ محمد مسعود الحسن شاہ صاحب مجاہد نشین آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف (فہم پیر طریقت رہبر شریعت احراج ابوالعطار سید نذر حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی تادری فیصل آباد، اخصوس و محبت میرے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت مرحمت فرما کر مسوہ کو پورے اہماک اور ذوق سے مطالعہ فرما کر تہنیت و تبریک تحریر فرمائیں۔ جناب مولانا محمد سید لائق نقشبندی مجددی کی ذرہ نوازی کو تو بندہ بیان ہی نہیں کر سکتا جنہوں نے پورے لگن اور محبت کے ساتھ کتابچہ پر نظر ثانی فرما کر تقریظ تحریر فرمائی۔ برادر خورد جناب محمد خلیل بیگ نقشبندی مجددی کا ذوق بھی قابل قدر ہے جنہوں نے اس کتابچہ کے لئے مواد فراہم کر سکیے۔ نایاب کتب بہتیا کیں۔ قارئین کرام سے اور خصوصاً اعاز مین ج حضرات سے التماس ہے کہ بندہ اور عزیزین کو اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں

دعا رجو

محمد یوسف بیگ نقشبندی مجددی نوری ۸ ستمبر ۱۳۸۱ھ

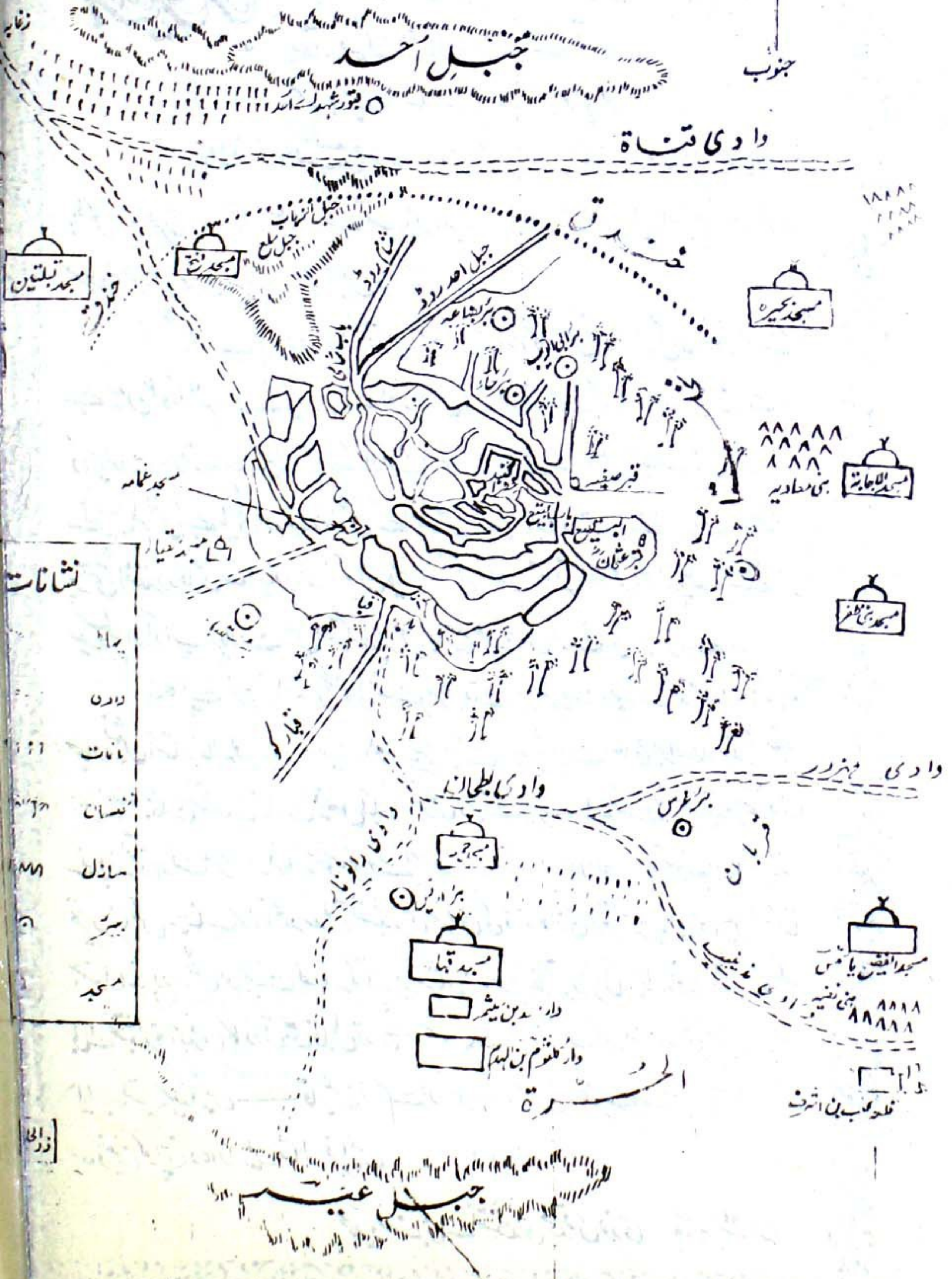
نقشه مدینہ منورہ

جبل ثور



جبل احد

وادی قنق



مسجد تبتین

مسجد نبی

مسجد کعبہ

مسجد الحجابہ

مسجد خیمہ

مسجد چتر

مسجد قبا

مسجد اقصیٰ یا ثمن

قلعہ حبیب بن اشرہ

نشانات

پہاڑ
دار
منازل
نہر
مسجد

ذوالحجہ

اُمّتِ مسلمہ کا روحانی مرکز

مدینہ منورہ

مدینہ کے انوری معنہ نہیں شہر۔ یہ بات متفقہ طور پر تسلیم شدہ ہے کہ دنیا میں آج تک کوئی ایسا شہر نہیں ہوا ہے جو کا نام کسی زبان میں شہر اور یہ عظمت و رفعت صرف حضور سید الاولین و الاخرین علیہ افضل الصلوات و اعلیٰ التحیات کے دارالہجرت اور آخری آرامگاہ کو دیا گیا ہے۔ کہ آج سب مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی اسکو مدینہ (شہر) کہتے اور لکھتے ہیں۔ مدینہ عربی زبان میں آہ نکروہ ہے اور گلاس کے ٹائل سے مدینہ کسی شہر کوئی کہا جاسکتا ہے اسے آہم سحر نہ بنانے کے لیے یعنی مخصوص شہر مراد لینے کے لئے المدینہ کہنا اور گا اس کے باربر ہا جس کو مطلقاً مدینہ کہے گا۔ اس سے یہ شہر منظم یعنی مدینہ منورہ قرار ہوتا ہے۔

عندئذ منورہ اہل محبت کی جنتانِ قدس و لولہ شوق کی تاریخ ہے ہا اور ذوق و دربدان سے سرشار دیوانوں کی آخری منزل ہے۔

سیر زمین مدینہ منورہ کی قدیم تاریخ

تاریخ قدیم کے مطابق جب سرور بن کنعان نے اپنی بادشاہی کے دوران کفر اور سرکشی اختیار کی تو ان میں سے ایک جماعت نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اہام سے عربی زبان وضع کی اور بابل سے چل کر مدینہ منورہ کے گرد و نواح میں حکومت اختیار کی یہ لوگ علق بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اس لئے ان کو عالتہ یا خالیق کہتے ہیں۔ ان کے بچے اور بڑے کے نواسے ان کی اولاد میں سے تھے۔ عالیق نے سدیوں تک کہ مضر بنزب (مدینہ منورہ) حجاز وغیر

۱۰
 پر حکومت کی پھر ان کی سلطنت میں حکومت کے لوازمات یعنی اللہ تعالیٰ کی
 نافرمانی سرکشی اور تکبر جیسی برائیاں شامل ہو گئیں۔ ایک عرصہ بعد حضرت موسیٰ علیہ
 السلام نے فرعون کے غرق ہونے کے بعد ملک شام فتح کر لیا اور یہاں سے فارغ
 ہونے کے بعد عمالیق کے قلع قمع کے لئے ملک حجاز کی طرف فوج روانہ کی ایک
 دوسری روایت کے مطابق یہودیوں کا یثرب آنا بخت نصر کے ظلم و تشدد کی
 وجہ سے تھا۔ عمالیق کے ساتھ ماتھہ بن میں شالح بن ارفختہ بن نام ابن نوح علیہ
 السلام کی اولاد نے سکونت اختیار کی عمالیق کی تباہی کے بعد یمن میں سیل عرم
 (عرم کا سیلاب) کے بعد انکی اولاد میں سے یمن سے عمرو بن ہاشم یثرب میں آ کر
 سکونت اختیار کی۔ اس کے بڑے لڑکے کا نام ثعلبہ بن عمرو بن ہاشم تھا۔ یہی اوس
 و خزرج (قبائل انصار مدینہ) کے مورث اعلیٰ تھے۔

حضور سید الاولین و الآخین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت سے تقریباً
 ایک ہزار برس پہلے تبع بادشاہ مالک شرقیہ فتح کرتا ہوا جب یثرب پہنچا تو اس کے
 ساتھ چار ہزار یہودی علماء و حکماء تھے۔ ان میں سے ایک مشہور عالم اور حکیم کا نام
 شامل تھا جس نے حساب لگا کر تبع بادشاہ کو بتایا کہ یہ جگہ نبی آخر الزماں صلی اللہ
 علیہ وسلم کا دارالہجرت اور آخری آرامگاہ ہوگی اور باقی علماء نے تصدیق کرنے کے
 ساتھ ہی بادشاہ سے وہیں رہنے کی اجازت حاصل کی تاکہ ان کی اولاد میں سے
 کسی کو شرفِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے۔

بادشاہ نے ان کے علیحدہ علیحدہ مکانات تعمیر کرائے۔ اور ایک نہایت
 نفیس کتاب میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط تحریر کیا جس
 میں نہایت عاجزی سے اپنے ایمان لانے کا اظہار کمر کے شفاعت کی درخواست
 کی تھی۔ خط پر سونے کی مہر لگا کر شامل یہودی عالم کے سپرد کیا اور اس کو

۱۱
 لے۔ تبع بادشاہ ان پانچ بادشاہوں میں سے ایک تھا جنہوں نے پوری کائنات ارضی پر قبضہ کر کے
 بادشاہت کی ہے۔ (معارج النبوة)

پشت در پشت سپرد کرنے کی درخواست کی تا آنکہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ جو
شامول کی اکیسویں پشت سے تھے نے وہ خط حضور سید الانبیاء علیہ افضل الصلوات
واکمل التحیات کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا
(معانی النبوة، جذب القلوب)

مدینہ منورہ کے نام اور لقب

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دارالہجرت
بننے سے پہلے اس کا نام "یشرب" تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ "یشرب" ایک کافر کا نام
تھا۔ "یشرب" کا لغوی معنی ہے فساد، مواخذہ، عذاب، تکلیف اور دکھوں کا گھر۔ ایام
جاہلیت میں جو شخص اس شہر میں داخل ہوتا تو وہ شینۃ الوداع کے مقام پر دس دفعہ
گدھے کی آواز نکالتا۔ تاکہ یشرب کی تکلیفوں اور دکھوں سے محفوظ رہے۔ اگر ایسا نہ کرتا
تو وہ نہ روکے گا و باریا تکلیف میں مبتلا ہوتا۔ شینۃ الوداع کے معنی بھی یہی ہیں۔ حضور
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد آپ کی دعائے تمام و بایں اور تکلیفیں
یہاں سے رخصت ہو گئیں اور یہ عادت بد بھی متروک ہو گئی۔ اس لئے اس کا نام
یشرب کی بجائے "مدینہ منورہ" رکھا گیا۔

ابن زبائہ جو اصحاب امام مالکؒ سے ہیں اور مدینہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں
اور دیگر علمائے بھی فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کو یشرب نہ کہیں۔ امام بخاری کی تاریخ میں
ایک حدیث آئی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یشرب کہے تو اس پر لازم ہے کہ اس کی
تلافی ادر تدارک کیلئے دس مرتبہ مدینہ منورہ کہے۔ امام احمدؒ اور ابو یعلیٰ نے روایت کی
ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کو یشرب کہے تو جناب باری تعالیٰ میں استغفار کرے
بعض علمائے کرام نے مدینہ منورہ کے کلمہ و شیش بکھینام گناہے میں زیادہ مشہور یہ ہیں
۱۔ ارض اللہ، ۲۔ ارض الہجرت، ۳۔ طابہ، ۴۔ طیبہ، ۵۔ بیت رسول، ۶۔ مقدس
۷۔ حبیبہ، ۸۔ مومنہ، ۹۔ مبارکہ، ۱۰۔ محفوظہ، ۱۱۔ معصومہ، ۱۲۔ مرحومہ، ۱۳۔ ناجیہ
۱۴۔ سید البلدان، ۱۵۔ اکالۃ البلدان، ۱۶۔ اکالۃ القری، ۱۷۔ منظر، ۱۸۔ حسنة۔

اہلِ محبت کی چمنستانِ قدسی

روضہ اطہر

گنجِ حضرت سید المراد

مسجد نبوی میں جہاں اب جکل منبر مبارک ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور
خاتم النبیین علیہم افضل الصلوات، اکمل التحیات کی ناقہ مبارک (اونٹنی) ہجرت کے
موقعہ پر بیٹھی تھی مسجد نبوی کے متصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
حجرہ تعمیر ہوا۔ دیگر حجرات مصطفویہ کی طرح اسکی دیواریں کچی اینٹ کی، چھت کھجور
کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔ بلندی قد آدم سے ذرا زیادہ تھی اور دروازہ پر کمبل
لٹکا رہتا مشیتِ بزدی کے بموجب امام الانبیاء علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کی
روح پر فتوح اسی پہلے سے اعلیٰ علیین کو تشریف لے گئی۔ تو آپ کا مدفن اور آخری
آرام گاہ بمطابق حدیث قدسی یہی حجرہ شریف قرار پایا۔ اس وقت حضرت صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی حجرہ میں قیام فرماتھیں۔

جب مرقد اقدس پر لوگوں کی آمد و رفت کی کثرت ہو گئی تو حضرت صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی سکونت اور مرقد اقدس کے درمیان دیوار بنوائی
اور عموماً قبر شریف پر حاضری دیتی رہتیں۔ اور جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں پر دفن ہو گئے تو کامل پردہ کے
بغیر قبروں پر نہیں جایا کرتی تھیں۔

قبور شریف کے متعلق صحیح قول یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا سر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے مقابل اور
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
سینہ کے مقابل اس صورت میں ہے۔

قبر شریف سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

قبر شریف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

قبر شریف عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کہا جاتا ہے روضہ اطہر میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے بعض روایتوں کے
مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد از نزول و وفات اس جگہ دفن
ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

تعمیر مجدد روضہ اطہر

① امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم
(جنہوں نے پہلی دفعہ تعمیر روضہ اطہر میں بقدر محبت و محبت چھتے کر حضور
سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی محبت و وابستگی کا ثبوت دیا۔) نے
جب مسجد نبوی میں اضافہ کیا تو اس حجرہ کو کچی اینٹ سے تعمیر کروایا تھا۔
ولید بن عبد الملک کی تعمیر تک یہ حجرہ برقرار رہا۔

② ۸۸ھ میں ولید بن عبد الملک کے فرمان کے مطابق عامل مدینہ منورہ
عمر بن عبد العزیز نے مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ ہی روضہ اطہر کی تعمیر شروع کی
اور کچھ رومی معمار بھی بلائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک رومی معمار نے چاہا کہ
حجرہ شریف میں پیشاب کرے لیکن یہ مذموم ارادہ کرتے ہی وہ زمین پر گر پڑا اور
اسکا سر پاش پاش ہو گیا جس سے بعض دیگر معماروں میں سے اکثر اہل اسلام میں

داخل ہو گئے۔ بہر حال پرانے حجرہ کو منہدم کر کے منقش پتھروں سے روضہ اطہر تیار کیا گیا اور اس کی پشت پر ایک دوسرا احاطہ بنوایا اور ان دونوں عمارتوں میں سوائے چھت کے نزدیک روشندان کے کسی میں کوئی دروازہ نہیں بنایا گیا۔ اسلئے عمر بن عبدالعزیز کی تعمیر کے بعد سے آج تک روضہ اطہر کے اندر جانا ناممکن ہو گیا ہے یہ تعمیر ۱۹۱۵ء میں مکمل ہوئی۔

۳) ۱۵۴۸ء میں روضہ اطہر کے اندر ایک دھماکہ کی آواز سنی گئی۔ تو مشائخ صوفیہ میں سے ایک ممتاز بزرگ کورسی سے باندھ کر روشندان کے راستے مرقد مبارک پر اتارا گیا جس نے دیکھا کہ کچھ مٹی چھت سے گری ہوئی تھی۔ تو اس بزرگ نے اپنی دائرہ کو جھاڑ دینا کر آستانہ کی صفائی کی۔ اسی تاریخ مذکورہ کی بعد جلد ہی اسی طرح پھر ایک دوسرے بزرگ سے صفائی کرائی گئی۔

۴) ۱۵۵۷ء میں جمال الدین اصفہانی (وزیر سلطان نور الدین محمود زنگی شہید) جن کی قبر باب جبریل کے مغرب میں رباط خورد یا رباط عجم میں ہے نے روضہ اطہر کے گرد ایک جالی صندوق کی بنوائی

۵) انہیں ایام میں ابن ابی الہیجا، وزیر شاہ مصر نے خلیفہ مستفی بالہ کی اجازت سے سرنج ریشمی نقوش سے منقش سفید دیا جس پر سورۃ یسین لکھی ہوئی تھی روضہ اطہر پر لٹکانے کی غرض سے بھیجا اس کے بعد ہر بادشاہ نے اپنی تخت نشینی کے وقت پردہ بھیجنا اپنے دستور میں شامل کر لیا۔ اسی طرح سلاطین آل عثمان کا بھی یہی قاعہ رہا ہے۔

۶) ۱۶۶۸ء میں قلاؤن صالحی نے تانبے کی جالیوں کیساتھ قبۃ خضر بنوایا جو مسجد کی چھت سے بلند ہے۔

۷) ۱۸۸۰ء میں ملک الانثرن فایتباہی شاہ مصر نے روضہ اطہر کی تعمیر نئے سرے سے کرائی تقریباً ۵۰ فٹ مدور محسن شکل میں حجرہ نبویہ کے ارد پر عظیم الشان عمارت تعمیر کرائی۔ سفید ارسیاہ پتھروں سے چٹائی کی اس کے ارد پر قبۃ تعمیر کرایا

لیکن اس نے روزنہ اطہر کے فرش کو بھور تبرک اس کے قدیم حالت میں چھوڑ دیا کہ اس پر حضور سید الاولیاء والاقرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑ چکے تھے اسلئے اس پر پتھر کا فرش لگانا اچھا نہ سمجھا۔

۸۔ ۹۳۸ء میں سلطان سلیمان اعظم عثمانی نے دوسری دیواروں کے علاوہ روضہ

اطہر کا فرش سنگ مرمر کا لگوایا جو تاحال موجود ہے۔

۹۔ ۱۲۲۲ء میں سلطان محمود ثانی عثمانی نے موجودہ گنبد خضر تعمیر کرایا اور

اس پر سبز رنگ کرایا اس سے پہلے گنبد کا رنگ سبز نہ تھا۔ پھر سبز رنگ کیوں نہ سے آج تک گنبد خضر ازبان زرد خاص و عام ہو گیا۔ اب روضہ اطہر کے گرد اگر جس منس

عمارت پر گنبد خضر تعمیر کیا گیا ہے اس میں چار دروازے ہیں۔ ۱۔ جنوبی دروازہ

باب قبلہ المعروف باب توبہ ۲۔ شمالی دروازہ المعروف باب التہجد اسی طرف محراب التہجد بھی

۳۔ شرقی دروازہ المعروف باب ناظمہ اسی طرف محراب ناظمہ بھی ہے ۴۔ غربی دروازہ

محراب تہجد ہر باب التہجد کے باہر متصل ہے جہاں حضور اکرم نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے

صفحہ ہر محراب تہجد کے شمال میں ۴۴ فٹ طول ۲۶ فٹ عرض وہ جگہ جہاں اصحاب صفہ قیام پذیر تھے

روضہ اطہر کے خصوصی واقعات

۱۴۰۰ سال کے دوران نادر امورا اور حوادث عجیب یعنی معجزات

سید کانتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

۱۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ ولید بن عبد الملک کے حکم کے تحت جب

حضرت عمر بن عبد العزیز تعمیر مسجد و روضہ اطہر کر رہے تھے تو ایک رومی معمار

نے چاہا کہ حجرہ شریف میں پیشاب کرے لیکن یہ مذموم ارادہ کرتے ہی وہ زمین پر گر

پڑا اور اس کا سراپاش پاش ہو گیا۔ اسکی یہ حالت دیکھ کر دیگر رومی معماروں میں سے

اکثر نے دین اسلام قبول کر لیا۔

۲۔ ۱۵۵۰ء میں نصاریٰ نے یورپ سے دو عیسائیوں کو مسلمان حاجیوں

کے مہیس میں روضہ اطہر میں سُرنگ لگانے کی ناپاک جسارت کے لئے بھیجا۔ تاکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسدِ اقدس کی چوری کر کے لے جائیں چنانچہ یہ دونوں عیسائی روضہ اطہر کی مغربی جانب ایک کھنڈر میں رات سُرنگ کی مٹی کسو کر مدینہ منورہ سے باہر پھینک دیتے اور دن کو سُرنگ کے منہ پر بار نماز ڈال کر بیٹھے رہتے۔

تو اس وقت کے سلطان نور الدین محمود شہید بن عماد الدین زنگی کو ایک رات میں تین بار آقے اور جہاں سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں عیسائیوں کی صورتیں دکھا کر فرمایا "مجھے ان کے شر سے بچاؤ" تو سلطان مذکور تیز رفتاری سے تینوں پر دن رات بھڑک کر کے مدینہ منورہ پہنچا۔

جس رات وہ عیسائی قبر شریف تک پہنچنے والے تھے اس رات بارش اور گرج چمک افتقد زور اور کثرت سے ہوئی کہ زلزلہ اور طوفانِ عظیم کا سماں پیدا ہو گیا۔ اسی رات سلطان نور الدین زنگی پہنچ گئے اور عجیب جسد سے ان دونوں کو جو عابد و زاہد حاجیوں کے لباس میں تھے کو پہچان کر گرفتار کر لیا پھر ان سے سُرنگ کی نشاندہی کے بعد ان کو قتل کر دیا۔ اور ان کی لاشوں کو جلادیا گیا اور آئندہ روضہ اطہر کی مکمل حفاظت کی غرض سے سلطان نے روضہ اطہر کے چاروں طرف پانی تک گہری خندق کھدوا کر سیسہ اور تانبا و دیگر دھاتیں بگھلا کر بھر دیا۔

۳۔ مصر کے حاکم امراء علیہ یہ جو کہ ازلی بد بخت تھے۔ اور حرمین شریفین بھی انہی کے قبضہ میں تھے نے فیصلہ کیا اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہما کے اجساد مبارک اگر مصر منتقل کر لئے جائیں تو دنیا کے مسلم زیارت کے لئے مصر آنے لگ جائیں گے۔

اس خیال کے پیش نظر ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کرانے کے بعد اپنے معتمد ابو الفتح کو تینوں اجساد پاک لانے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو کچھ دو گھر واقعات کے علاوہ اس رات زبردست آندھی

اور بارش عظیم طوفان کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔ اور اس قدر شدت اختیار کر گئی کہ پورہ کرہ ارض دہل جانے کا گمان ہوا۔ ابوالف توح پر خوف و ہیبت کی کیفیت طاری ہو گئی پھر نمونہ عبرت بن کر سلامتی کا طلبگار ہو کر صدق نیت سے واپس چلا گیا۔

۳۔ واقعہ خسف: طبری بیان کرتے ہیں کہ حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت نے مدینہ منورہ کے امیر کو بہت سے نادر تحفے تحائف قیمتی سامان اور بیش بہا زرد جواہرات پیش کئے اور اس صلے میں امیر مدینہ سے طے کیا کہ روضہ اطہر سے حضرات شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجساد کو لکال لے جائیں۔ امیر مدینہ منورہ نے حبّ نیا اور دینی بے حسّی کی وجہ سے اجازت دیدی اور صوم شریف کے دربان کو حکم دیا کہ رات جب یہ جماعت آئے تو دروازہ کھول دینا۔ دربان بیچارہ امیر مدینہ کی بے حسّی پر رونے لگا اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرنے لگا خدا کی قدرت کہ رات کو جب وہ لوگ ابھی منبر شریف کے مقابل نہیں پہنچے تھے کہ انہیں زمین نے لنگل لیا زمین میں خسف کا اثر اور کچھ کپڑے جو اوپر رہ گئے نمونہ عبرت بن گئے۔

مسجد نبوی

مسجد نبوی مدینہ منورہ کے تقریباً قلب میں ایک مستطیل شکل میں روضہ اطہر کے متصل واقع ہے حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناقبہ مبارکہ ہجرت کے موقع پر اس جگہ بیٹھی تھی جہاں آج کل مسجد نبوی میں منبر مبارک ہے ہجرت سے پہلے بھی مسلمان اسی جگہ پر عموماً نماز پڑھا کرتے تھے یہ جگہ دو پستھوں سہیل اور سہیل کی ملکیت تھی۔

جب سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ نے یہ جگہ تعمیر مسجد کے لئے

لے یہ واقعہ تاریخ محمودی میں بھی درج ہے۔ ۷۔ جذب القلوب

منتخب فرمائی تو ان یتیموں نے بہت کوشش کی یہ قطعہ زمین بغیر قیمت دے دیں لیکن سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات تمنا واملکھا یتیموں سے بغیر قیمت زمین لینا منظور نہ فرمایا تو یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جگہ دس ہزار درہم میں خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دی۔

اس مسجد کی بنیاد حضور خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے دست اقدس سے رکھی اور تعمیر میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے شانہ بشانہ خود سرور دین و دنیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات بھی ٹیٹھیں اٹھاتے اور دیگر کام کرتے رہے۔ یہ مسجد سادگی کا عجیب نمونہ تھی بنیادیں پتھر کی سے دیواریں کچی اینٹوں کی ستون کھجور کے چھت برگ خرابا کی اسٹونچائی قدام سے کچھ زیادہ تھی شمالاً جنوباً ۵۴ گز اور شرقاً غرباً ۶۳ گز تھی قبیلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔ تین دروازے ایک کعبہ معظمہ کی طرف دوسرا مغرب کی جانب باحمت تیسرا مشرق کی جانب باب حبریل تھا۔ جب قبلہ بدل کر کعبہ معظمہ کی طرف ہو گیا۔ تو اس طرف کا دروازہ بند کر کے اس کے مقابل شمال کی طرف نیا دروازہ بنا دیا گیا۔

تحويل قبیلہ کے چودہ پندرہ دن بعد تک سید الانبیاء علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی نماز کا مقام اسطوانہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیچھے تھا بعد میں موجودہ محراب کا مقام متعین ہوا فرش پر بارش کے موسم میں کچھڑا ہو جاتا چنانچہ بعد میں وہاں کنکریاں ڈال دی گئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خطاب کی وقت ستون حنّانہ سے ٹیک لگایا کرتے پھر ایک انصاری کے غلام نے لکڑی کا منبر بنا دیا جب آپ منبر پر تشریف فرما ہونے لگے تو ستون حنّانہ فراق صحبت میں رونے لگا۔ آپ نے اس کی منشاء کے مطابق اس کا مقام دارالخلد میں منطوق فرمایا ایک عرصہ کے بعد وہ ستون کانی بوسیدہ ہو گیا تو بمطابق حکم علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا۔

۲۔ فتح خیبر کے بعد ۱۰ھ میں امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد کی توسیع کے لئے ارادہ فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے متصل ایک انصاری کا مکان خرید کر مسجد کے لئے وقف فرمایا۔
 بنیاد کی پہلی اینٹ سید المرسلین علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست اقدس سے رکھی، دوسری اینٹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اور پھر دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تمہیں مسجد میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس طرح مسجد کو مربع صدر صدر گزر دیا گیا۔

۳۔ اس کی بعد پہلی توسیع ۱۲ھ میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی۔ مشرق کی طرف چونکہ اقبہات المؤمنین کے حجرات تھے اس لئے باقی اطراف میں توسیع کر کے شرقاً غرباً ۱۲ گز اور شمالاً جنوباً ۴۰ گز ہو گئی جس کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا مکان وقف کر دیا۔

۴۔ دوسری توسیع خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۳۵ھ ہوئی۔ آپ نے مسجد کی دیواریں اور ستون منقش پتھروں سے بنوائے چھت ایک قیمتی لکڑی کی تیار کرائی۔ آپ نے شمال کی طرف زیادہ اضافہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حجرات اقبہات المؤمنین کی صورت کی وجہ سے اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیا۔

۵۔ تیسری توسیع خلیفہ ولید بن عبد الملک کے فرمان کے مطابق اس وقت کے حاکم مدینہ عمر بن عبد العزیز کی زیر نگرانی ہوئی۔ یہ تعمیر ۸۸ھ سے ۹۱ھ میں برس میں مکمل ہوئی۔ خلیفہ ولید کی فرمائش پر قیصر روم نے چالیس استاد فن اسی ہزار دینار چاندی کی زنجیریں، تندیلیں اور دیگر سامان کے ساتھ بھیجا۔ مسجد کا طول ۲۰۰ گز اور عرض ۱۶۸ گز کر دیا گیا۔ نہایت نفیس عمارت بنائی گئی چھت دیوار اور ستون سب کے سب منقش سنہرے اور زوہلے بنائے گئے

مسجد کے چاروں کونوں پر مینار بنائے گئے محراب کی علامت جو آجکل مسجد میں رائج ہے اسی کی ایجاد ہے اس نے روضہ اطہر کے علاوہ باقی تمام حجرات اہل امت المؤمنین کو بھی مسجد میں شامل کر لیا۔

۶۔ چوتھی توسیع خلفائے عباسیہ میں خلیفہ مہدی نے ۱۶۱ھ تا ۱۶۵ھ میں کی اور دس ستون مسجد میں شمال کی طرف بنوائے۔

۷۔ ۴۵۵ھ میں خلیفہ المستقیم نے امت اور معمولی تبدیلی کی ۵۷۰ھ میں ملک الناصر محمد بن خلدون نے معمولی تبدیلی کی۔

۸۔ ۸۷۹ھ سے ۸۸۸ھ میں قایتباشاہ مصر نے روضہ اطہر کی تعمیر کرائی اور مسجد میں توسیع کرائی۔

۹۔ سلطان سلیمان عثمانی نے ۹۳۸ھ میں محراب سلیمانی اور حجے اتہجی تعمیر کرائی اور ۹۷۲ھ میں باب الرحمت اور منارہ سلیمانیہ اور دیگر تعمیرات میں منقش اور قیمتی پتھر استعمال کئے۔

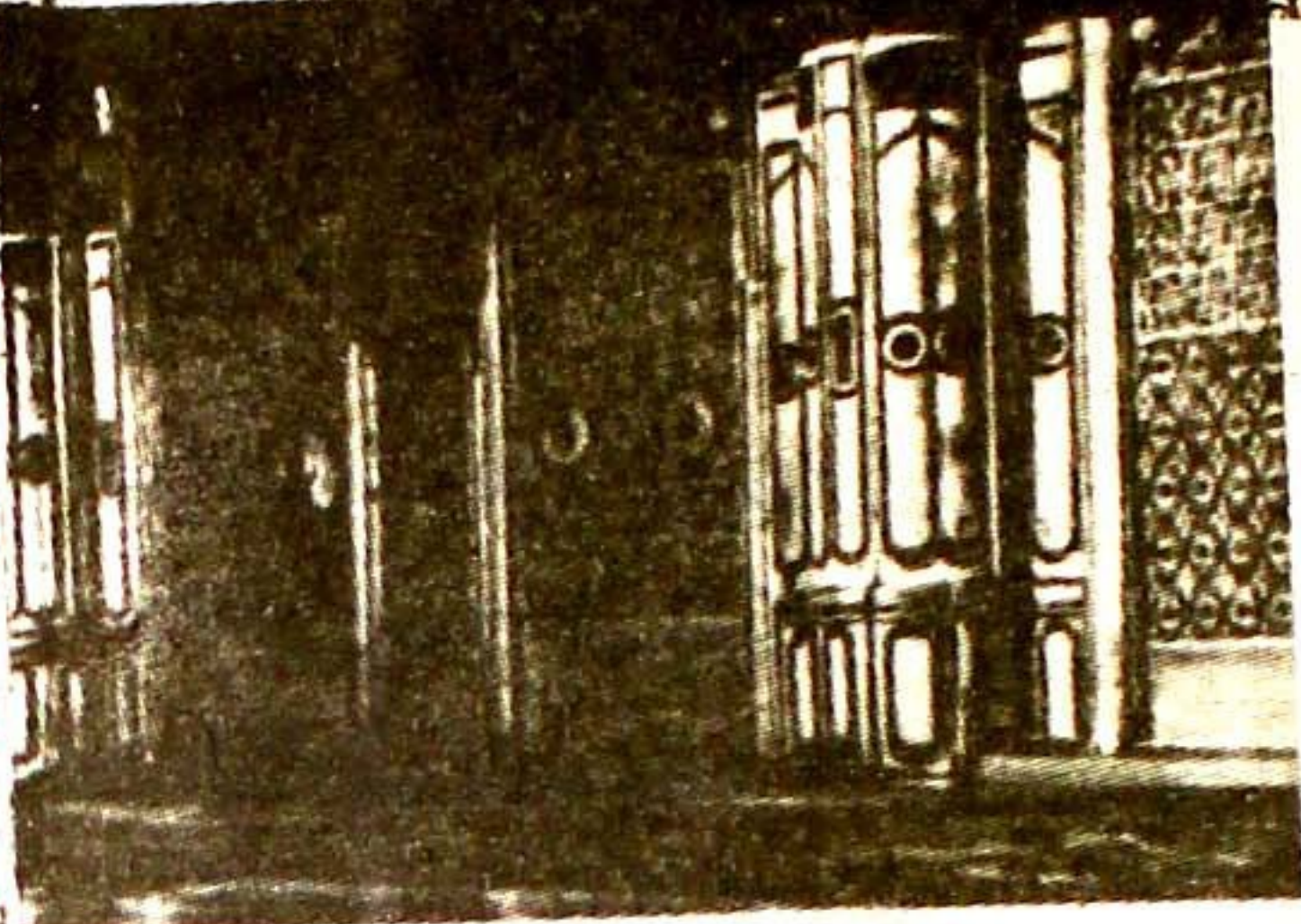
۱۰۔ سلطان محمود ثانی نے ۱۲۲۲ھ میں روضہ اطہر کے گنبد کو سبز رنگ کرایا اور دیگر معمولی تراسیم بھی کیں۔

۱۱۔ ۱۲۶۵ھ اور پھر ۱۲۷۷ھ میں سلطان عبدالمجید عثمانی نے مسجد نبوی کی تجدید کرائی اور باب مجیدی تعمیر کرایا۔

۱۲۔ ۱۳۳۶ھ میں فخری پاشا نے مسجد کے صحن اور دیگر امت کرائی۔

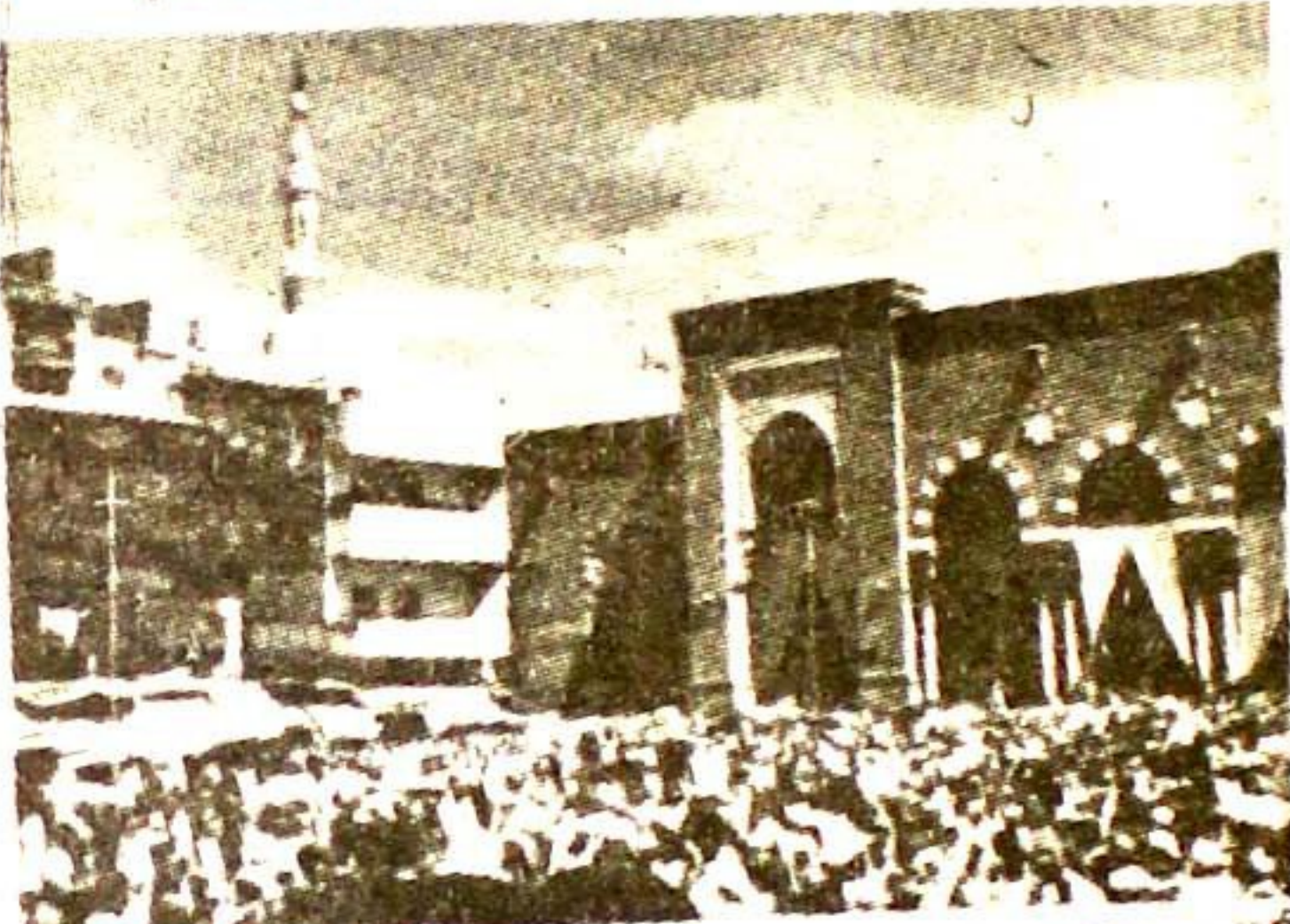
۱۳۔ ۱۳۲۸ھ سے ۱۳۵۰ھ میں ملک عبدالعزیز آل سعود نے مسجد میں توسیع کرائی پھر ۱۳۸۲ھ تا ۱۳۸۳ھ میں تعمیر مکمل کی۔

۱۴۔ شاہ فیصل بن عبدالعزیز نے آخری توسیع ۱۳۶۳ھ میں مکمل کرائی اور پانچ کروڑ ریال کا زر کثیر خرچ کر کے مسجد نبوی کی تعمیر مکمل کر کے خراج سعادت پیش کیا۔ اب مسجد نبوی کا رقبہ تقریباً ۲۶۰۰۰ مربع میٹر ہو گیا ہے



المواجحة قبر الرسول صلى الله عليه وسلم

روضہ اطہر کا
اندرونی منظر
"مواجهہ شریف"



باب الرحمة

مسجد نبوی
کے
باب رحمت
کا
بیرونی منظر

مسجد نبوی کے دروازے

پہلے مسجد نبوی کے پانچ دروازے تھے

- ۱۔ باب السلام جنوب مغرب میں، ۲۔ باب الرحمتہ شمال مغرب میں۔
 - ۳۔ باب النساء مشرق میں باب الرحمتہ کے بالمقابل، ۴۔ باب حبریل باب النساء کے متصل جنوب میں، ۵۔ باب عبدالمجید شمال مشرق میں
- شاہ عبدالعزیز اور شاہ فیصل کی توسیع میں پانچ دروازے تعمیر کئے گئے تاکہ آمد و رفت میں مزید سہولت ہو۔ اس طرح اب مسجد نبوی میں کل دس دروازے ہیں

- ۱۔ باب السلام، ۲۔ باب الصدیق، ۳۔ باب الرحمتہ، ۴۔ باب سعود
- ۵۔ باب عمر بن الخطاب، ۶۔ باب عبدالمجید، ۷۔ باب عثمان بن عفان

۸۔ باب عبد العزیز، ۹۔ باب التمار، ۱۰۔ باب حبیریل۔

محرابین

۱۔ محراب عثمانی، قبلہ کی دیوار کے وسط میں واقع ہے آج کل یہ امام کیلئے وقف ہے۔
۲۔ محراب سلیمانی، منبر نبوی کے مغرب میں ۹۳۸ء میں سلیمان اعظم عثمانی کی تعمیر کردہ ہے۔

۳۔ محراب نبوی، محراب سلیمانی اور روضہ اطہر کے درمیان منبر نبوی کے متصل مشرق کی طرف واقع ہے اس کے مغرب میں عربی میں لکھا ہے،
”هَذَا مَحَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ یہ مصطلح رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ اس کی تجدید فخری پاشا نے
کرائی تھی۔

منبر نبوی

محراب نبوی کے مغرب میں سنگ مرمر کا پارہ درجہ منبر ہے جس پر نقش
دلگرا اور آیات اصلی سونے کے پائی سے کندہ ہیں ۹۹۶ء میں سلطان مراد عثمان
نے بنوایا تھا۔

رِیَاضُ الْجَنَّةِ

بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے

”مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْحَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ“

”میرے حجرے اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ہے“

دوسری روایت میں ”مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْحَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ“

(میری قبر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)

منبر اور قبر کے درمیان ریاض الجنۃ تقریباً ۷۲ فٹ لمبا اور ۵۰ فٹ چوڑا ہے

اسطوانات (ستون)

مسجد نبوی میں ۳۲۷ ستون ہیں، صحن کے جنوب میں ۲۲۳، صحن کے شمال میں ۲۵، صحن کے مشرق میں ۱۲۷ اور صحن کے مغرب میں ۵۲، ان میں آٹھ وہ عالیقدر اسطوانات ہیں جن کی عظمت و رفعت مسلم ہے جہاں نفل پڑھنے کے لئے ہر کوئی سبقت لیجانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اسطوانہ فلق، محراب نبوی کے دائیں ہاتھ اسی جگہ ستون خانہ تھا۔
۲۔ اسطوانہ عائشہ صدیقہؓ، یہ حجرہ شریف سے منبر مبارک کی جانب تیسرا اسطوانہ ہے تحویل قبلہ کے بعد مدت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ پر نماز ادا کرتے رہے بعد میں محراب نبوی کی جگہ مقرر ہوئی۔

۳۔ اسطوانہ توبہ، یہ حجرہ شریف سے دوسرا اور منبر شریف سے چوتھا سے حجرہ شریف اور اس کے درمیان مین گز (بیس ہاتھ) کا فاصلہ بتایا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز اسی اسطوانہ کی جگہ ادا فرماتے تھے یہیں پر حضرت ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ کئی دفعہ آپ کا اعساف اس جگہ پر ہوتا تھا۔

۴۔ اسطوانہ سریر، یہ مشرقی جالی اور اسطوانہ توبہ کے متصل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ معتکف ہوا کرتے تھے۔

۵۔ اسطوانہ محرس، یہ اسطوانہ اس دروازہ کے مقابل تھا جس دروازے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مسجد تشریف لاتے تھے، رات کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاسبانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فریض سرانجام دیتے تھے۔

۶۔ اسطوانہ وفود، یہ مختلف وفود جو دین کے احکام و تعلیم حاصل کرنے

- بہتر ہے بجز مسجد حرام کے (حدیث) (مسلم شریف)
- ۴ - اس مسجد کا ایک حصہ جنت کے باغوں میں سے ہے... میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (مسلم شریف)
- ۵ - ایک دوسری حدیث کے مطابق مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ ہوائے مسجد الحرام کے
- ۶ - اسی مسجد میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عام بیعت خلافت واقع ہوئی۔
- ۷ - اسی مسجد میں مجلس شوریٰ کے اجلاس ہوا کرتے۔ گویا یہ مسجد دارالشرعیات دارالعلوم (یونیورسٹی) دارالقضائر (عدالت عالیہ) اور دارالعسکر تھی۔
- القصد اس مسجد مقدسہ کی فضیلت و عظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جسکی بنیاد خود حضور سید المرسلین و خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات نے اپنے دست اقدس سے رکھی ہو اور متواتر دس سال کی طویل مدت تک اپنے احکم الحاکمین کے حضور نمازیں ادا کی ہوں۔ کیونکہ! اللہ رب العزت عز شانہ کے بعد تمام فضیلتیں اور عظمتیں اسے محبوب و حبیب علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات کے لئے ہیں۔ باقی ہر ایک کی فضیلت نسبتی ہے جتنی زیادہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے اتنی ہی اس کی فضیلت ہے۔

حجاج کرام کے لئے مکہ معظمہ میں ایک اہم کتاب

”حیات سردی المراد الوار کعبہ“

چالیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مال کریں کعبہ مقدسہ کی تاریخ اور طریقہ حج

جماعت خدام اہل سنت رحبر ڈ۔ اے منزل شریٹ نمبر ۱۱ بازار منصور آباد نیشنل

عشق و محبت کی
 آپم! نقوش کف پائے نبوی کو!
 منزل کاشاں دیتا ہے ہر نقش قدم اود

تَابِتُ كَيْبِ كَارِي

جن کو شمع رسالت کے پروانوں نے چودہ سو سال سے زندہ و تابندہ رکھا ہے
 مَدِينَةُ مَنُورَةَ كِي دِيگرا

مسجد

جو مشاہدہ گاہ انوار مصطفویٰ ہے

۱- مَسْجِدُ قَبْرِ (دین اسلام کی پہلی مسجد)

مسجد قبار مدینہ منورہ کے جنوب میں مدینہ کے فاصلے پر ہے۔

حضور سید الانبیاء علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کے دست اقدس سے تعمیر

ہونے والی مسجدوں میں سے یہ سب سے پہلی مسجد ہے ہجرت کے موقع پر سب سے پہلے

مدینہ منورہ میں آپ نے محلہ قبار میں دار کثوث بن الحدم و سعد بن خثیمہ میں ۱۲ ربیع الاول

کو نزل فرمایا تو آپ نے محلہ قبار میں دین اسلام کی پہلی مسجد قبار کی بنیاد کا پہلا پتھر

اپنے دست اقدس سے رکھا اور پھر حضرت ابو بکر، عمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ

تعالیٰ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ ایک ایک پتھر ترتیب سے رکھیں۔ حضور خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود پتھر اٹھاتے رہے۔

اسی مسجد کے متعلق اللہ رب العزت نے فرمایا "لمسجد اسس علی التقویٰ

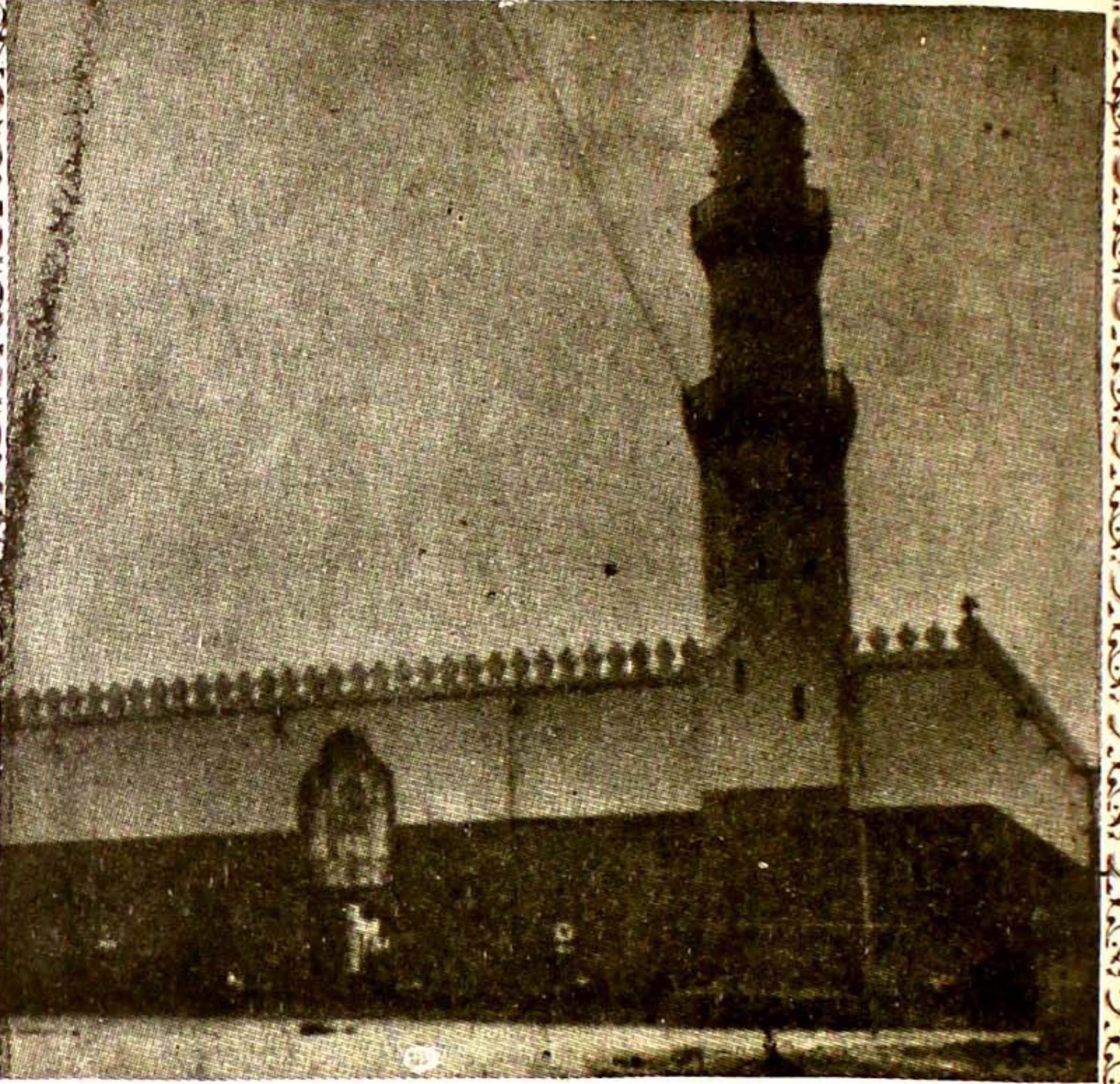
من اول یوم" (البتہ مسجد وہ ہے کہ جس کی بنیاد پہلے دن ہی تقویٰ پر رکھی گئی) قبلہ

بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔ مسجد قبار کا طول و عرض ۶۶ گز رکھا گیا۔ بعض کا خیال

ہے یہ رقبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اضافہ کے بعد ہوا۔ تحویل قبلہ کے

بعد مسجد کا قبلہ بھی کعبہ معظمہ کی طرف کر دیا گیا۔ (ایڈ گز برابر آیت ۴۴)

۸۷ء تا ۹۳ء حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ
 مسجد قبار کی تعمیر بھی کی۔ ۲۳ء میں ابو یعلیٰ احنسی نے مسجد میں محراب تعمیر کرایا۔ ۵۵ء
 میں جمال الدین اصفہانی نے مسجد قبار کی تجدید کی اور ۶۸ء تا ۷۳ء اور ۸۳ء میں



مسجد قبار

بھی سرقمت ہوتی رہی۔ ۸۸۱ء میں قایمائے شاہ مسر نے مسجد کی تجدید کی اور محراب
 و منبر تعمیر کرایا۔ ۱۲۲۵ء میں سلطان محمود ثانی عثمانی نے مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔ ۱۳۵۱ء
 میں شاہ عبدالعزیز نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اور پھر ۱۳۸۶ء میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز
 نے مسجد کی تعمیر و تجدید زر کثیر سے کرائی۔

سعد بن خلیفہ کا گھر مسجد قبار کے قبیلہ کی طرف جنوب میں دار کلمتوم بن الہدم
 ہے۔ اس جگہ آج کل مدرسہ قبار تعمیر ہو گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا مصلیٰ مبارک اس مسجد میں تیسرے ستون کے پاس ہے جبکہ پرانے راستے سے آیا جائے۔

فضائل

۱۔ اللہ رب العزت نے اس مسجد مبارک کے متعلق ارشاد فرمایا "مسجد

اسس علی التقویٰ من اول یوم" (البتہ یہ مسجد ہے کہ جس کی بنیاد پہلے دن ہی تقویٰ پر رکھی گئی) اسی لئے اسکا نام مسجد تقویٰ بھی ہے۔

۲۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبار کی زیارت کیلئے کبھی سوار اور کبھی

پیدل تشریف لے جاتے۔ ایک روایت ہے کہ ہر دو شنبہ کو تشریف لے جاتے۔ ۱۰ رمضان المبارک کو بھی ضرور تشریف لے جاتے۔

۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا مسجد قبار میں دو

رکعت ادا کرنا مجھے بیت المقدس کی دو مرتبہ زیارت سے زیادہ محبوب ہے۔

۴۔ ترمذی شریف کی روایت ہے "الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قَبْرِ النَّبِيِّ"

(مسجد قبار میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے)

۵۔ مسجد کے صحن میں جو چوترا ہے یہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بیٹی تھی

۶۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اس مسجد میں تشریف لائے اور

فرمایا خدا کی قسم! اگر یہ مسجد اطراف عالم کے کسی دور دراز گوشہ میں بھی ہوتی

تو بھی ہم اس کی طلب میں ہوتے۔ پھر خود جھاڑو سے صفائی کی۔ حالانکہ

خادموں نے اپنی خدمات پیش کی تھی۔

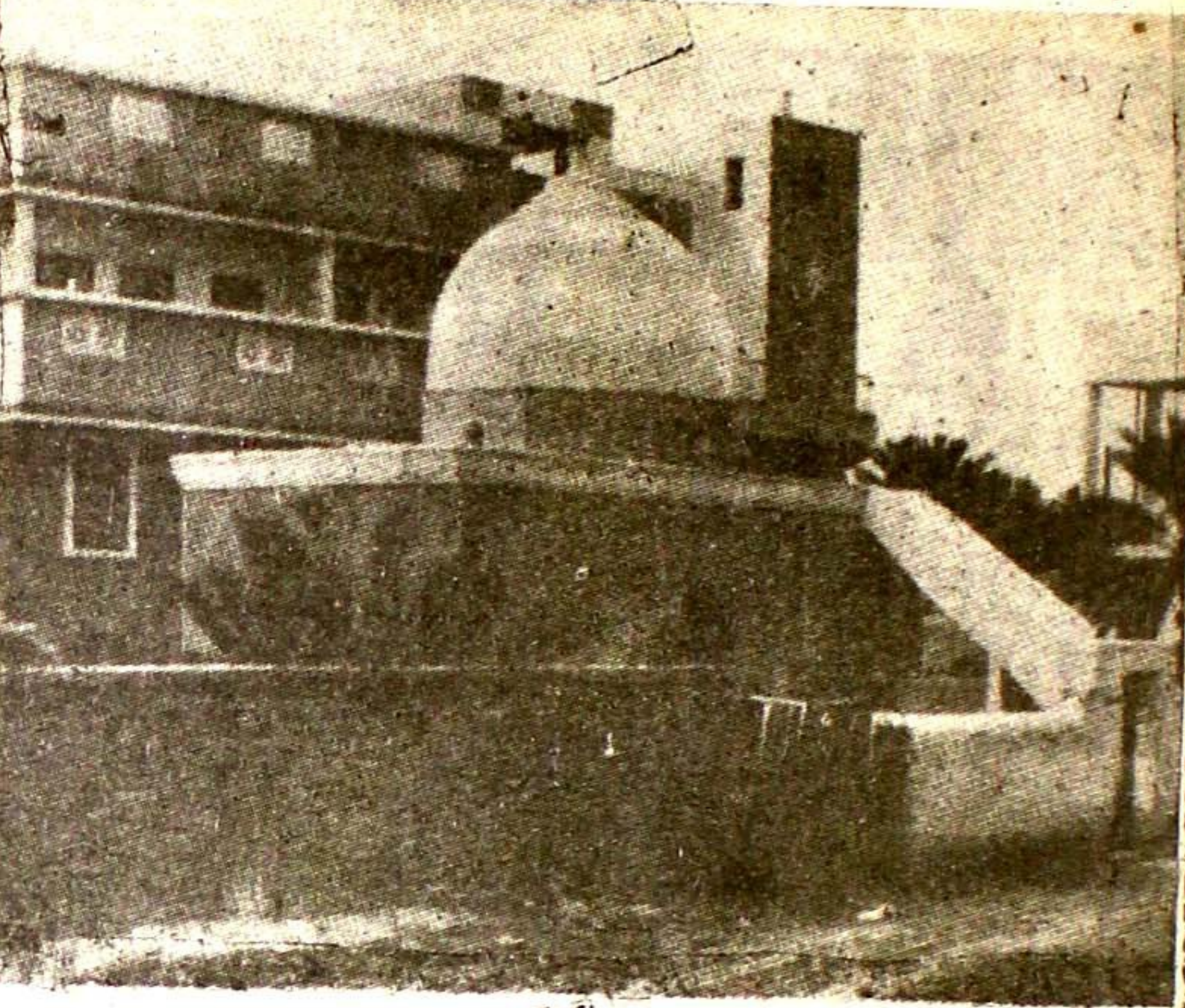
۲۔ مسجد مبارک

محلہ قبار میں کم و بیش چودہ دن قیام فرماتے کے بعد حضور خاتم النبیین علیہ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابھی آپ قبیلہ بنی

سالم بن عدوت میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے جمعۃ المبارک

کی نماز اسی جگہ ادا فرمائی جہاں بعد میں مسجد تعمیر کی گئی مدینہ منورہ میں سب سے پہلا جمعہ
یہیں ادا کیا گیا۔ مسجد کا طول تقریباً ۲۶ فٹ اور عرض ۲۰ فٹ ہے۔



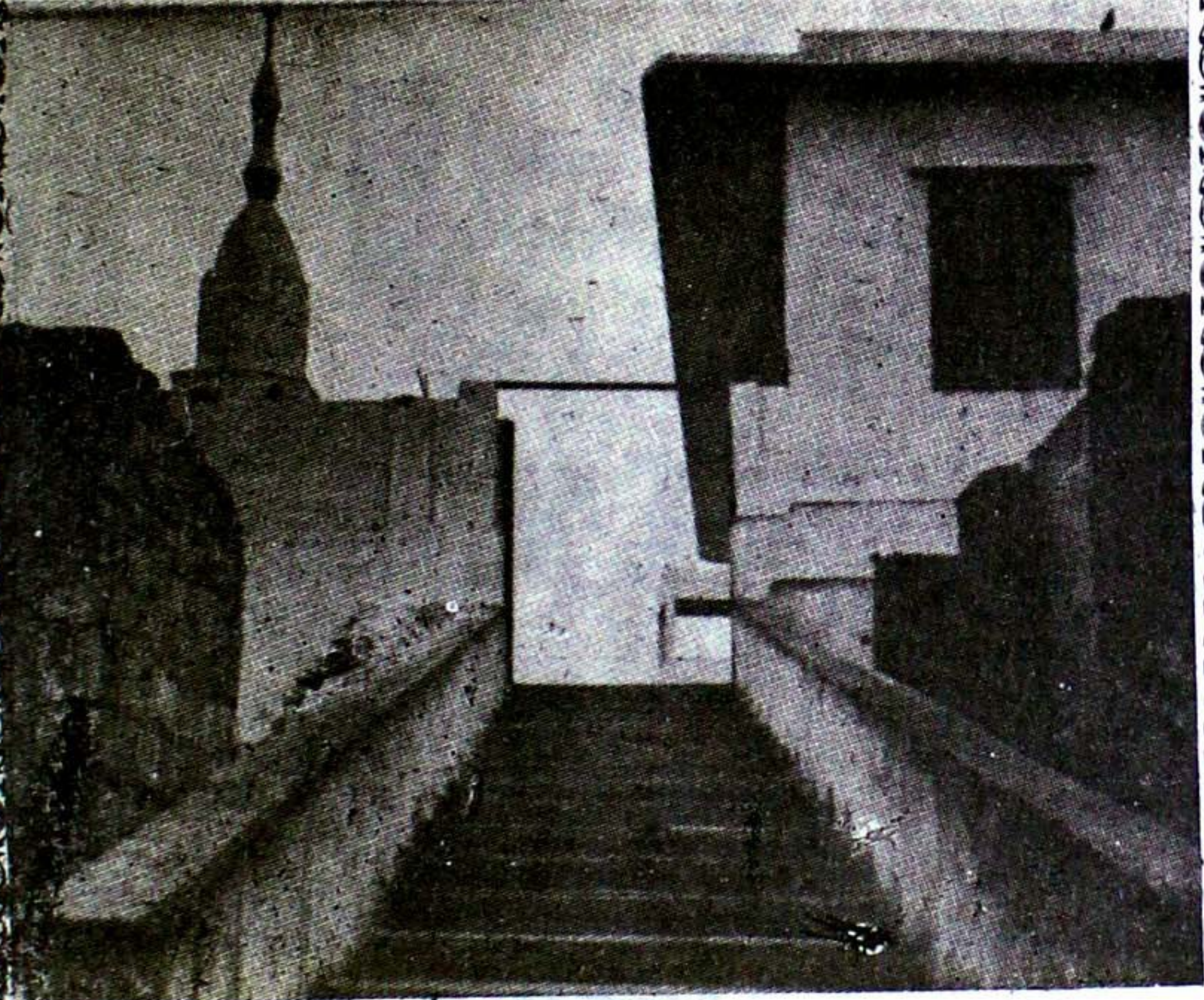
مسجد جمعہ

ایک طویل مدت کے بعد سلاطین آل عثمان میں سے سلطان بایزید پندرہم ^{۱۵۱۶ء}
تا ۱۵۱۸ء نے اس مسجد کی تعمیر میں نہایت نفاست سے کام لیا اور منقش سنگ مرمر
گولنے اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مسجد سلیمان

مسجد فتح کے مغربی جانب نصف میل یا کچھ کم فاصلہ پر وادی عتیق اور بیروم
(روم نامی کنواں) کے نزدیک واقع ہے۔ قبیلہ بنی سلمہ میں آپ کی ازواج میں ام سلمہ
کی منزل پرسی کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ اسی دوران کھانے کا وقت ہو گیا پھر
ظہر کا وقت ہوا (بقول بعض عصر کا وقت تھا) تو نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے

دو رکعت پڑھنے کے تو نماز کی حالت میں تحویل قبلہ کی وحی آپؐ نماز ہی کی حالت میں بیت المقدس سے کعبہ معظمہ کی طرف پھیر گئے۔



مسجد قبلتین

شاہین الجمالی نے ۱۹۳۳ء میں مسجد کو تعمیر کرایا۔ اور پھر ۱۹۵۷ء میں سلطان سلیمان اعظم عثمانی نے منقش پتھروں سے بہترین تعمیر کرائی جو اب تک قائم ہے۔

۳۔ مسجد مصلی العید (مسجد الغامہ)

یہ مسجد مدینہ منورہ سے باہر مصری دروازہ کے مغربی جانب اس جگہ پر واقع ہے جہاں مکہ معظمہ کا قافلہ آتا ہے۔ ۲۰ھ میں حضورؐ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منورہ میں پہلی دفعہ عید کی نماز یہیں پڑھی تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق جہاں پہلی بار نماز عید پڑھی گئی۔ وہ حکیم بن العدار کے مکان کے قریب تھی کہ باب السلام سے اس جگہ کا فاصلہ ۵۰ گز ہے اب وہاں پر ایک مسجد ہے جو مسجد مصلی کے نام سے مشہور ہے

اسی مقام پر ایک دوسری مسجد ابوبکر سے یہ ایک زمانہ بعد منہدم ہو گئی تھی۔ بعد میں اس مسجد کی تجدید کر کے اس کے ارد گرد رباط تعمیر کر کے پانی بھی جاری کیا اور سبزہ زار بنا دیا ہے اس کے نزدیک ہی مسجد علی ہے اس کا صحن بہت کشادہ ہے کہتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے زمانہ میں یہیں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ علامہ بہودی کا بیان ہے کہ یہی مصلیٰ العید تھا۔

ان تینوں مساجد کی تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کرائی تھی کیونکہ پہلے مصلیٰ العید رکھ لی جگہ پر بغیر چھت سے تھا۔ یہ منبر وغیرہ بعد میں بنایا گیا۔ آٹھویں صدی ہجری میں سلطان حسن حنفیہ قلاؤن نے تینوں مساجد کی تجدید کرائی تیرھویں صدی ہجری میں سلطان عبدالحمید عثمانی نے مسجدیں کی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اور پھر چودھویں صدی ہجری کے شروع میں سلطان عبدالحمید ثانی نے تعمیر مساجد میں کافی حصہ لیا اب سعودی حکومت نے بھی کافی کام کرایا ہے۔

مسجد مصلیٰ کی قبیلہ کی دیوار پر ذیل کی عبرت منقش ہے :-

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا یُعْمَرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْاٰیۃُ اللّٰہِ تُشْفَعُ النَّبِیُّ

فِی مَجْدَدَةِ السُّلْطٰنِ عَبْدِ الْمَجِیْدِ خَانَ عَزَّ وَجَلَّ“

مصلیٰ شریف کی فضیلت اور اس کے قریب دعا کی اجابت میں حدیث وارد ہے :-

”مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمَعْلَانِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ“ (جو فاصلہ میرے مکان

اور میرے مصلیٰ کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)۔

(جذب القلوب)

اسی وجہ سے سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر و بیشتر ورد ہوا کرتا تھا جب

کبھی آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو اسی مصلیٰ پر روضتہ ہو کر دعا فرمایا کرتے

تھے نجاشی شاہ حبشہ کی غائبانہ نماز جنازہ بھی آپ نے اسی مصلیٰ پر پڑھی تھی استسقاء

کی نماز بھی یہیں ادا فرمائی۔ آپ کے بعد تقریباً آٹھویں صدی ہجری کے آخر تک نماز

عید یہیں پڑھائی جاتی تھی۔

۵۔ مسجد البقیع

جنت البقیع کے دروازے سے باہر نکلیں تو یہ مسجد دلہنہ ہاتھ ہے مشہد عقیلؑ اور اقبہات المؤمنینؑ کے مزارات مغرب کی طرف ہیں بظاہر یہ مسجد ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد ہے حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لاکر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

۶۔ مسجد الفتح

ان تمام مساجد الفتح کہا جاتا ہے

مسجد الفتح بلند جگہ پر جبل سلح کے مغربی جانب قطعہ پر واقع ہے رقبہ ۲۶ × ۱۰ فٹ ہے اسی کو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہا جاتا ہے مسجد الفتح کے قبلہ کی جانب مسجد سلمان فارسیؑ اس کے چھپے مسجد علی المرتضیٰؑ اور پہاڑ کی جڑ میں سب سے چھوٹی مسجد قبلہ کی جانب مسجد ابو بکر صدیقؑ ہے۔ ان مسجدوں کے نام رکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جنگ احزاب کے دوران حضرات کے مقام ان جگہوں پر تھے۔ اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس تشریف لاکر نماز ادا فرمائی۔

ان مسجدوں کی تعمیر عمر بن عبد العزیز نے کی تو طویل زمانہ کے بعد سیف الدین حسین ابی الہیجا جو عبیدین کے وزیر میں سے تھا اس نے مسجد اعلیٰ کو ۱۰۵۷ھ میں اور دوسری دو مسجدوں کی ۱۰۵۷ھ میں تجدید کرائی لیکن مسجد ابو بکر صدیقؑ کو متاخرین میں سے کسی نے ہاتھ نہ لگایا تو بعض لوگوں نے ۹۸۲ھ میں اس کی تعمیر کرائی۔

احمد بن حنبلؑ نے ثقہ روایات سے جابرؓ سے روایت کی کہ مسجد فتح میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر متواتر تین دن دو شنبہ، شنبہ اور چہار شنبہ کے دن دو نمازوں کے درمیان دعا فرمائی اور قبولیت کی بشارت پائی۔ اسی لئے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب مجھے کوئی سخت حاجت پیش آتی ہے اس وقت مسجد فتح میں جا کر دعا کرتا ہوں اور اجابت کی بشارت پاتا ہوں۔

ابن زبالہ کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن بدعا فرمائی کیونکہ خطرے کی وجہ سے آپ نماز ظہر عصر مغرب ادا نہ کر سکے قبولیت دعائے کے بعد مغرب کے بعد سب نمازوں کو پڑھا۔ یہ آخری غزوہ تھا جس میں کفار قریش مکہ سے مدینہ پر حملہ آور ہوئے آپ کی دعا کے بعد حق تعالیٰ نے ایک تیز آندھی بھیجی کفار اس کو برداشت نہ کر سکے اور سخت تباہی کے بعد واپس ہوئے کہ پھر مدینہ منورہ کی طرف منہ کرنے کی جرات نہ کر سکے سورۃ احزاب میں اس واقعہ کی تفصیل موجود ہے۔

سید مہر ہوشی کے مطابق آپ کی دعا کی اصل جگہ مسجد فتح میں درمیانی ستون ہے لیکن کچھ دوسری روایتوں کے مطابق حضور کا قیام مغرب کی جانب بہت قریب تھا آپ کی دعا یہ تھی: "اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ هَدَيْتَنِي مِنَ الضَّلَالَةِ فَلَا مَكْرَمَ لِمَنْ أَهْنَتْ وَلَا مَهِينٌ لِمَنْ أَكْرَمْتَ وَلَا مَعَزَ لِمَنْ أَذَلَّتْ وَلَا مَذَلٌ لِمَنْ أَعَزَّزْتَ وَلَا نَاصِرٌ لِمَنْ خَذَلْتَ وَلَا خَازِلٌ لِمَنْ نَصَرْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا حَالِفٌ لِمَا أَصْلَحْتَ وَلَا رَافِعٌ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا حَارِمٌ لِمَنْ زَرَقْتَ وَلَا رَافِعٌ لِمَنْ خَفَضْتَ وَلَا خَافِضٌ لِمَنْ رَفَعْتَ وَلَا خَارِقٌ لِمَنْ سَتَرْتَ وَلَا سَاتِرٌ لِمَنْ خَرَقْتَ وَلَا مَقْرِبٌ لِمَنْ بَاعَدْتَ وَلَا مَبَاعِدٌ لِمَنْ قَرَّبْتَ يَا صَرِيحَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا جَبِيحَ الْمُضْطَرِّينَ الْكَاشِفَ هَمِّي وَعَمِّي وَكَرْبِي فَتَدْتَرِي حَالِي وَحَالَ أَصْحَابِي"۔

دعا کے ختم ہوتے ہی جبریل علیہ السلام نے آپ کو بمبواصحاب کے دشمن سے محفوظ کر لینے کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا "شکرا لِمَا رَحِمْتَنِي وَرَحْمَتِ أَصْحَابِي" بیان کیا جاتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو جب ہارون رشید کے شر و آفت سے خطرہ تھا۔ تو انھوں نے یہی دعا پڑھی تھی اور اسکے شر سے نجات پائی تھی۔

۱۔ مسجد بنی قریظہ

یہ مسجد مسجد فضیح کے شرقی جانب باغات کی تہا پر واقع ہے، بنی قریظہ (یہودیوں کا قبیلہ) کا محاصرہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ محاصرہ ۲۵ روز

تک جاری رہا۔ اس کے پڑوس میں ایک عورت کے مکان میں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ ولید بن عبد الملک نے مسجد کی تعمیر کے وقت اس مکان کو بھی مسجد میں داخل کر لیا۔ یہ مقام مسجد کے شمال مغربی گوشہ میں ہے ایک مینار بھی تھا لیکن امتداد زمانہ کے ہاتھوں منہدم ہو گیا۔ ۱۹۱۵ء تک مسجد کے آثار موجود تھے۔ اس کے بعد اس جگہ ایک چبوترہ بنایا گیا جو ابھی تک موجود ہے۔

۸۔ مسجد شریہ ابراہیم

یہ مسجد بنی قرظیہ کے شمال کی طرف حمرہ شریہ کے نزدیک واقع ہے جنگل میں بغیر چھت کے ایک احاطہ ہے۔ مشرب سے سرو باغ ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماریہ قبطیہ کا یہاں باغ تھا یہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ آپ نے یہاں نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ بعد میں یہاں مسجد کا احاطہ بنا دیا گیا۔

۹۔ مسجد بنی ظفر

اس مسجد کو مسجد بعلہ بھی کہتے ہیں اور عوام الناس سفرہ پنجم کہتے ہیں یہ حنت البقیع کے مشرق کی طرف قبار کے راستہ پر واقع ہے۔ یہ راستہ قاطمہ بنت اسد ام امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام جن میں عبداللہ ابن مسعود، معاذ بن جبل وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل تھے کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ وہاں پر ایک پتھر رکھا تھا۔ آپ نے اس پر تشریف رکھی اور قاری کو قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا۔

”بعض علمائے تاریخ نے لکھا ہے کہ جس عورت کے ہاں اولاد نہ ہوتی

ہو وہ اس پتھر پر بیٹھے تو بچا اولاد ہوگی“ (جذب القلوب)

بئر مطری اس مسجد کے قبلہ کی جانب کئی ایسے پتھر ہیں جن کے اوپر آپ کے حجر کے

نشانات ہیں۔ ایک پتھر پر کہنی کا نشان ہے مشہور ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر پر اپنی کہنی مبارک رکھ کر ٹیک لگائی تھی۔ ایک دوسرے پتھر پر انگلیوں کے نشانات ہیں۔ مسجد کا رقبہ ۱۳ فٹ مربع ہے۔
 مسجد کی محراب میں ایک پتھر پر نقش ہے "خلد اللہ ملک الامام ابی جعفر
 المستنصر باللہ امیر المومنین عمر سنة ثلاثین وستمائة"

۱۰۔ مسجد الاجابت یا مسجد بنی معاویہ۔

یہ مسجد جنت البقیع کے شمال میں شہدار کی قبور کے احاطہ کے بائیں جانب واقع ہے۔ بنی معاویہ اوس کا ایک قبیلہ تھا صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ایک روز حضور مید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مسجد بنی معاویہ میں ہوا۔ تو آپ نے وہاں صحابہ کرام کے ساتھ دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد لمبی دعا کی بعد میں فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں جن میں سے دو قبول ہو گئیں اور ایک سے منع فرما دیا گیا میری امت تخطی کی بلا سے ہلاک نہ ہو اور غرقابی سے ہلاک نہ ہو۔ یہ دو دعائیں قبول ہو گئیں لیکن تیسری دعا سے منع فرما دیا کہ میری امت میں خانہ جنگی نہ ہو۔
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مطلق غرقابی کی جگہ کافروں کو میری امت پر غلبہ حاصل نہ ہوگا۔ ذکر ہے آپ کا مصلیٰ محراب کے دائیں جانب نزدیک ہے۔ بقول شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسجد میں ذوق ولذت مشغولی عبادت کے بعد دعا، حضور کے ذکر اس کے بعد مسجد سے باہر آنے پر یکا یک گنبد خضرا پر نظر پڑنے سے اس کے مشافقوں کو حاصل ہوتا ہے اسکی صحیح کیفیت کا علم اس کے عملی تجربہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ دعاؤں کی اجابت کی وجہ سے اس مسجد کو مسجد الاجابتہ کہتے ہیں رقبہ ۲۲ × ۲۴ فٹ ہے یہ مسجد آل عثمان ترکیہ کی تعمیر کرائی ہوئی ہے

آرزو دارم کہ خاک آن قدم

طویبائے چشم سازم دم بدم

۱۱- مسجد طریق اسافلہ

اس کو مسجد بحیرہ اور مسجد سجدہ بھی کہتے ہیں نیز یہ مسجد ابی ذر غفاریؓ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اگر آپ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہد کی طرف جائیں تو یہ مسجد شرقی راستہ کے دائیں طرف پڑے گی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق وہ صحن مسجد نبوی میں لیٹے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ اسواف کے باغ میں اس جگہ تشریف لائے اور دو رکعت نماز کے بعد طومانی سجدہ کیا اس طویل سجدہ سے گھبرا کر میں رونے لگا۔ کچھ دیر بعد آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ بسیر علیہ السلام دلی لائے کہ رب العزت فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجتا ہوں، بوسہ سلام بھیجتے ہیں میں بھی سلام بھیجتا ہوں" ایک روایت کے مطابق وہ مسلولہ اور دس نیکیوں کا ذکر ہے اس نعمت پر میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا یہ مسجد چھوٹی ہے

۱۱- مسجد ایض (مسجد شمس)

مسجد قبار کے نزدیک مشرق کی جانب بلند مقام پر سیاہ پتھر میں سے بنی ہوئی ہے۔ طول ۶۲ فٹ عرض ۱۳ فٹ ہے۔ جس وقت حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کا محاصرہ کیا تھا تو اس جگہ چھ روز تک آپ نے نمازیں ادا فرمائی تھیں بعد میں وہاں مسجد تعمیر کر دی گئی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب اور دیگر انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جگہ بیٹھ کر فیض (ایک مشروب) استعمال کیا کرتے تھے جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو اس وقت تمام فیض اسی جگہ گرا دی گئی اس لیے اس کا نام مسجد فیض مشہور ہوا۔ سورج کی دھوپ اونچی جگہ ہونے کی وجہ سے اس مسجد پر سب پہلے پڑتی ہے اس لیے اس کو مسجد شمس بھی کہتے ہیں۔

۱۱۔ مسجد نبی حرام

مسجد نسیخ کے درمیانی راستے میں سلح پہاڑ کا درقہ ہے جب مدینہ منورہ سے باہر نکلیں تو درانی عرف مسجد نبی حرام ہے بعض روایتوں کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر یہاں بھی نماز ادا کی تھی۔ اس مسجد کو حضرت عمر بن عبد العزیز نے تعمیر کرایا

۱۲۔ مسجد ذباب

اب اس مسجد کو مسجد الرایہ کہتے ہیں یہ مدینہ منورہ سے شام کی طرف جانب اولے راستہ کے دائیں جانب ذباب پہاڑ پر واقع ہے۔ اس کی تعمیر بھی عمر بن عبد العزیز نے کی تھی۔ مسجد نسیخ اور اس کے درمیان سلح کا پہاڑ ہے مساجد فتح پہاڑ کے مغرب میں اور مسجد ذباب پہاڑ کے مشرق میں بلند مقام پر ہوا دار اور منورہ ہے۔

یہ مسجد الحقیقی محقق محدث دہلوی فرماتے ہیں "اس مسجد سے مدینہ منورہ اور مدینہ اطہر کی طرف دیکھنے سے تجلی خاص اور مشاہدہ عجیب وارد ہوتا ہے حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو روانگی کے وقت یہاں خیمہ لگایا اور یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ بعض روایتوں کے مطابق غزوہ خندق میں بھی آپ نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ اس وقت کی موجودہ عمارت امیر جانبک النیروزی نے ۸۱۲ھ کی تعمیر کردہ ہے۔ طول و عرض ۱۳ فٹ مربع ہے۔

۱۵۔ مسجد اسح

یہ مسجد جبل احد کے دامن میں سیدہ شہیدہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہد کے شمال میں واقع ہے۔ آیت کریمہ "یا ایہا الذین امنوا ذاقوا لکم لفسحوفی المہجۃ" کے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ کٹاؤں دو کر مجلسوں میں بیٹھو آخر آیت تک... اس مسجد کے متعلق نازل ہوئی۔

مطری اور ابن شیبہ کے مطابق جنگ احد سے فارغ ہو کر حضور سید الاولین والاخرین نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

۱۶۔ مسجد عینین

سید شہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہد کے قبلہ کی جانب واقع ہے اس پہاڑ کو جبل الرماث کہتے ہیں غزوہ احد کے دن شکر اسلام کے تیر انداز اسی جگہ گھڑے تھے۔ سید شہداء کو وحشی کا حربہ اسی جگہ لگا تھا حضرت بابا بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق جنگ احد کے دن ظہر کی نماز پل کے نزدیک جبل عینین پر پڑھی تھی۔

۱۷۔ مسجد الوادی

یہ جبل عینین کے شمالی کنارہ پر واقع ہے بقول مطری سید شہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا مقام یہی ہے۔ حربہ لگنے کے بعد اول مقام سے اس جگہ آ کر گریڑے۔ تھے اس کے بعد حکیم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بطن وادی سے اٹھا کر آپ کے مشہد مقدس کی جگہ پر دفن ہوئے بعض اس کو مسجد عسکر بھی کہتے ہیں۔

۱۸۔ مسجد تقیہ

تقیہ کنوئیں کے نزدیک یہ مسجد مکہ کے راستہ میں اطراف مدینہ میں ہے جو لوگ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ حاضری کے لئے آتے ہیں۔ ان کے لئے پہلی متبرک زیارت یہی ہے۔ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جَابُ الْعَنْدِیْرِہ کے نزدیک اس مقام پر نماز ادا فرمائی تھی۔ اہل مدینہ کے لئے دعائے برکت بھی یہیں کی تھی۔ ان مسجدوں کے علاوہ کچھ دیگر مساجد بھی تھیں امتداد زمانہ کے باعث ان کے نشانات باقی نہ رہ سکے۔

وہ زمین بوسہ گاہ جہاں بن گئی
تیری ہر رہ گزر کھشاں بن گئی

کنوئیں

یہ وہ مبارک و متبرک کنوئیں ہیں جو آج تک
نسبت مہ مطہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صدیوں
کے طویل عرصہ میں ایک روشنی کے منیاریں نہیں بلکہ
عشق و محبت کی یادگار حیثیت سے زندہ و تابندہ ہیں۔ عربی میں کنوئیں کو "بئر" کہتے ہیں۔

۱۔ بیسرا میں

یہ مسجد قبار کے مغرب کی جانب ایک یہودی کے نام سے موسم سے جس کا نام
اِس تھا۔ پہلے اس کنوئیں کا پانی بہت خراب تھا۔ روایات کے مطابق حضور خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا تو اس کے پانی میں شیرینی
اور لطافت عظیم پیدا ہو گئی۔ اس کنوئیں پر آپ نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ ایک موقع
پر آپ اسی کنوئیں پر تشریف فرما تھے تو بالترتیب حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق
اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جنت الفردوس کی بشارت دی۔
صحیح بخاری کے مطابق حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں جو
انگوٹھی رہا کرتی تھی۔ وہ آپ کے بعد حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں میں رہی
پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آئی۔ ایک دن حضرت عثمان اسی
کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انگوٹھی کنوئیں میں گر گئی۔ تین روز تک تلاش بسیار اور پانی
نکالنے کے باوجود انگوٹھی نہ مل سکی انگوٹھی کا گرنا آپ کی خلافت کے چھ برس بعد واقع
ہوا۔ اسی دن سے آپ کی خلافت میں فتنہ شروع ہو گیا۔

اس کنوئیں میں اتر کر وضو کرنے کیلئے بیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ ۱۴۲ھ میں اسکی
تجدید کی گئی۔ اب بیڑھیاں نہیں ہیں (اب اس میں پانی نہیں ہے)۔

۲۔ بیئر غرس

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق میں تقریباً نصف میل کے فاصلے پر ہے کنویں میں اترنے کیلئے زینہ بھی ہے۔ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے وضو فرما کر یقیہ پانی کنویں میں ڈال دیا اور اکثر آپ اس کنویں سے پانی منگوا کر پیتے اور وضو بھی فرماتے تھے۔ آپ نے اس کنویں کو بہشت کے کنوؤں سے فرمایا ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھ کو وصال کے بعد سات مشکنزے پانی بیئر غرس سے لاکر غسل دینا۔ ۱۱۱۱ء میں اسکی تجدید ہوئی تھی۔ اسکا قطر ۱۳ فٹ اور گہرائی بھی اتنی ہی ہے۔

۳۔ بیئر رومہ

یہ کنواں کافی بڑا ہے یہ مسجد بستان کے شمال میں دادی عتیق میں واقع ہے یہ کنواں بنی غفار کے ایک شخص کی ملکیت تھا جو ایک مشیخزہ ایک مد (غلہ پانے کا پیمانہ) کے عوض دیتا تھا۔ مدینہ منورہ میں پانی کی قلت دیکھ کر حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیئر رومہ کو خریدے وہ جنت میں سیراب ہوگا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳۵۰۰۰ یا ۲۰۰۰۰ درہم میں خرید کر اہل مدینہ کیلئے وقف کر دیا۔ یہ ایک عمدہ لطیف اور شیریں پانی کا کنواں ہے قطر ۱۳ فٹ اور گہرائی ۱۱ فٹ ہے ۱۱۱۱ء میں اسکی تعمیر و تجدید ہوئی۔

۴۔ بیئر بضاعہ

یہ کنواں مدینہ منورہ کے باب شام کے نزدیک واقع ہے مشہد سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے راستے جاتے وقت دائیں جانب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیئر بضاعہ پر تشریف لائے۔ اسدایک ڈول پانی سے وضو فرمایا اور یقیہ مع لعاب دہن مبارک کنویں میں ڈال دیا۔ آپ کے زمانہ میں جو شخص بیمار ہوتا

اس پانی سے غسل دینے کی برکت سے شفا ہو جاتی۔

۵۔ بیڑ البصر

یہ کنواں جنت البقیع کے قریب قبار کے راستہ میں بائیں طرف واقع ہے۔
بروایت ابن عدی ابی سعید خدریؓ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
بیڑ البصر پر گئے اس کے پانی سے آپ نے سر مبارک دھویا اور غسلہ کو کنوئیں میں ڈال دیا
اس کنوئیں کا پانی نزدیک ہے اور زینہ بھی ہے۔

۶۔ بیڑ حسان

یہ کنواں مسجد نبوی کے شمالی جانب قلعہ کی دیوار کے متصل واقع ہے۔ اگر قلعہ کی دیوار
نہ ہوتی تو یہ کنواں مسجد نبوی کے بہت ہی نزدیک ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات
وہاں درختوں کے سایہ میں تشریف لکھتے اور پانی پیتے تھے ابو طلحہ الساریؓ کی ملکیت تھا
ان کے صدقہ کے بعد پھر حضرت حسانؓ کا بھی حصہ تھا۔ انھوں نے حضرت معاویہؓ کے
ہاتھ بیچ دیا۔ وہاں حضرت معاویہؓ نے اپنا محل بنوایا بعد میں ابو جعفر منصور نے بھی محل
بنوایا۔ اب یہ کنواں ایک چھوٹے سے باغ میں ہے پانی نہایت شیریں ہے۔
نزدیک ایک چھوٹی مسجد بھی ہے۔

۷۔ بیڑ العہن

یہ کنواں مسجد قبار کے مشرق کی طرف ایک بڑے باغ میں ہے وہاں پر سبزہ
اور درخت بہت ہیں۔ حضورؐ فر دین و دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں
تشریف لاکر اس کے پانی سے وضو فرمایا اور منہ ازاد فرمائی۔

حرم نبوی کے زائر! ہمہ دم تری زباں پر
برادب درود آئے برادب ملام آئے

۴ سلام تہجد پر ہوئے جنت البقیع مدام !
کہ تیرے ذروں سے تمس و قمر میں شرمندہ

لبقاع جنت مدین

اہل بقیع کی زیارت سنت نبویؐ ہے، قاصی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ جنت البقیع میں دس ہزار سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ منورہ میں فوت ہوئے بھی تقریباً یہیں دفن ہوئے ان کے علاوہ کثیر تعداد اہل بیت اور تابعین تبع تابعین کی بھی یہیں مدفون ہے۔

کثیر تعداد کی حتمی جگہ معلوم نہیں !

جب زیارت کے لئے دروازے پر پہنچیں تو مستحب ہے "اسلام علیکم یا اہل القبور!" پڑھ کر یہ دعا پڑھیں "اللہم اغفر لہم الغرقۃ اللہم لا تحرصنا اجرہم ولا تقنتنا بعدہم واغفر لنا ولہم" اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر اسکا ثواب اہل بقیع کو ہدیہ کریں اور اپنا منہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیؑ کی جانب کریں جو دروازے کے متصل بائیں جانب مدفون ہیں اور حتم زیارت بھی انہیں پر ہونا چاہیے۔

بعض کا خیال ہے کہ آئمہ اہل بیت سے شروع کیا جائے اور دارالقبیل کے نزدیک ایک چھوٹی مسجد ہے جس کو توقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کیونکہ آپؐ نے یہیں کھڑے ہو کر اہل بقیع کے لئے دعا کی تھی۔ اسکے بعد امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ بعد میں فاطمہ بنت اسد (والدہ مکرمہ حضرت علیؑ) اس کے بعد سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر امہات المؤمنین کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرے پھر حضرت عباسؑ اور حضرت سفیہؑ (آپؐ حضور کی پھوپھی) کی زیارت کرے۔

کچھ دوسرے علماء کا خیال ہے کہ ابتدا سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے کی جائے کہ ان کے ساتھ ان کی بہنیں بھی مدفون ہیں چونکہ یہ لوگ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جزو شریف ہیں اس لئے دوسروں کو ان پر مقدم کرنا مناسب نہیں ہے۔
 بقول شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وقوف موقوفہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کی حصول یابی اور آپ کی اتباع اور اطاعت کی شرف یابی کے باوجود اگر اس دربار کے مقربان کی زیارت کا بھی قصد کر لیا جائے تو یہ عمل زیادتی خیر و برکت اور ثواب کا باعث ہوگا۔ ایک روایت کے مطابق بقیع کے مقبروں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ دوسری روایت کے مطابق ایک لاکھ کا ذکر آیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روضہ اطہر سے باہر تشریف لائیں گے پھر حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہم اس کے بعد اہل بقیع اور پھر اہل مکہ..... جو بقیع میں دفن کیا جائے گا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ممتاز ہوگا۔

اب ان قبروں کا ذکر ہوگا جن کی جگہ اور سمت کا تعین ہو سکتا ہے۔ گو کہ اب قبروں کے نشانات عموماً ختم کر دیئے ہیں پھر بھی اندازہ دیا جاتا ہے۔

۱۔ **قبر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ**۔ یہ سب سے پہلے صحابی ہیں جو بقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ نے ان کی پشتانی پر بوسہ دیا اور ان کو مقدمتہ الجیش کیا۔ آپ کی قبر دار العقیل کے شرقی جانب ہے شعبانؓ میں دفن ہوئے۔

۲۔ **قبر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ**۔ آپ نے اپنی حیات میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حجرہ شریف میں دفن کرنے کی اجازت لے لی تھی لیکن آپ کے شہادت کی وقت باغی مصیروں نے وہاں دفن کرنے سے روکا۔ بلکہ جنت البقیع میں بھی دفن کرنے سے مانع ہوئے۔ اس لئے رات کو جنت البقیع کے مشرق میں ایک باغ میں مدفون ہوئے۔ بعد میں حضرت معاذؓ کے گورنر مدینہ سردان نے اس مقام کو بھی بقیع میں شامل کر دیا۔

۳۔ **قبر سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ علیہ وسلم**۔ آپ کی قبر مقدس حضرت عثمان بن مظعونؓ کے نزدیک ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے قبر پر



مٹی ڈالی اور پانی چھڑکا اس سے پہلے کسی قبر پر پانی نہیں چھڑکا گیا تھا اور سنکٹے بھی بچے

۲۔ قبر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | آپ کی قبر مقدس بھی

حضرت عثمان بن مظعون

رضی اللہ عنہا کے قریب ہے۔

۵۔ قبر ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حضرت ام کلثوم رضی اللہ

تعالیٰ عنہا اور حضرت

زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقابر مبارکہ بھی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہیں۔

۶۔ قبر فاطمہ بنت اسد والدہ مکرمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ | ان کی قبر مبارکہ

اسی جگہ کے

نزدیک ہے آپ کی قبر مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے اور اپنا پیرا بن شریف ان کے کفن میں داخل کرایا تاکہ ان کو آتش دوزخ نہ چھوئے اور قبر میں امان ملے اور قبر کے سرانے بیٹھ کر فرمایا: "یا اُمّی بعد اُمّی"

روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ قبروں میں لیٹے۔

۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جن کی قبر شریف مکہ معظمہ ہے۔ ۲۔ حضرت خدیجہ کے

صہ جزادے ۳۔ حضرت عبداللہ بن المنزیل جن کو ذوالنجا دین کہتے ہیں۔ ۴۔ ام رمان

والدہ مکرمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ۵۔ حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ مکرمہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

۷۔ قبر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ | یہ قبر بھی حضرت

عثمان بن مظعون کے پاس ہے۔

۱۰۔ قبر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ | ابن شیبہ کے مطابق وہ خود

اپنی قبر کی جگہ حضرت عثمان بن مظعون کے قریب متعین کر گئے تھے۔ لہذا آپ کو وہیں

دفن کیا گیا۔

۹۔ قبر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ کی وصیت کے مطابق ۳۲ھ میں حضرت عثمان بن مظعون کے قریب ہوئے

۱۰۔ قبر ابن حداد السہمی رضی اللہ عنہ

آپ مہاجرین اولین اور اصحاب الہجرتین اور حضرت حفصہ بنت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ کے پہلے شوہر تھے۔ ماہ شوال ۳۳ھ میں انتقال ہوا اور حضرت عثمان بن مظعون کے قریب دفن ہوئے۔

۱۱۔ قبر حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدۃ النساء کا خلیہ کمال آپ کی حیات میں

اجنبیوں سے پوشیدہ تھا اس طرح آپکی قبر مبارک کا تعین حتمی طور پر نہ ہونے کی وجہ سے پوشیدہ ہے کیونکہ آپ کی تدفین رات کے وقت حضرت علی المرتضیٰ اور چند اہل بیت نے کی۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ کی قبر مقدس بھی اہل بیت سے بہت قریب ہے۔ ایک قول کے مطابق قبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپکی قبر ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۔ قبر امام المسلمین حضرت حسن بن علی المرتضیٰ | آپ کی قبر مقدس اہل بیت کے پاس ہے

ان قبور مقدسہ کے علاوہ امام زین العابدین اور امام جعفر صادق ایک ہی قبر میں مدفون ہیں اس کو قبۃ عباس کہتے ہیں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی قبر مقدسہ قبۃ عباس میں ہے۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب (پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر مبارک اس گلی کے آخر پر ہے جو بقیع کو جاتی ہے۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کی تمام قبور مقدسہ دار عقیل کے نزدیک مشہور معروف ہیں۔ تابعین میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی قبر بھی بقیع کے درمیان

میں ہے۔



اقامت کا ایسا جہاں

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت تھی

۱۔ دار کلثوم بن الہدم و سعد بن خنیثمہ

مکہ معظمہ سے ہجرت کے وقت مدینہ منورہ میں آپ کا پہلا نزول محلہ قبا میں بنی عمرو بن عوف سے سرداران دار کلثوم بن الہدم و سعد بن خنیثمہ میں ۱۲ ربیع الاول بروز دو شنبہ ہوا۔ یہاں تقریباً چودہ دن قیام کے دوران مسجد قبا تعمیر ہوئی۔ سیرت ابن ہشام کے مطابق دار کلثوم بن الہدم حضرت کی اقامت گاہ تھی اور دار سعد بن خنیثمہ میں مجلس ہوا کرتی تھی پہلی تعمیر زمانہ جاہلیت کی تھی۔ اور تقریباً نویں صدی ہجری تک یہ متبرک مقامات اسی حالت میں رہے۔ آج کل دار کلثوم بن الہدم و سعد بن خنیثمہ کی جگہ مدرسہ قبا و ابتدائیہ تعمیر کیا گیا ہے۔

۲۔ دار ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محلہ قبا میں قیام کے بعد حضور سید الاولین و الآخین علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کا دوسرا قیام حضرت ابو ایوب انصاری خزرجی بخاری کے مکان پر ہوا۔ بنی نجار آپ کے داد عبدالمطلب کے نہال بھی تھے۔ جیسے کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے حضرت ابو ایوب انصاری کا مکان وہی تھا جو تبع نے یہودی عالم شامول کے لئے بنوایا تھا اور اپنی عاجزی سے ایمان لانے کا اظہار کر کے شفاعت کی درخواست لکھ کر اس کے سپرد کی تھی۔ حضرت ابو ایوب انصاری اسی یہودی عالم شامول کی اکیسویں پشت سے تھے جنہوں نے وہ عرضداشت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے

کا اعزاز و شرف حاصل کیا مسجد نبویؐ کے بعد حجرات کی تعمیر تک سات ماہ تک آپؐ کا قیام اسی مکان میں رہا۔ اور اس دوران بنو نجار نے شرف مہمانی کا حق ادا کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کر لی۔

دار ابو ایوب انصاریؓ مسجد نبویؐ کے جنوب مشرق میں ہے اس کے جنوب میں دار جعفر صادق اور مغرب میں سڑک ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے بعد مغیرہ بن عبد الرحمن نے ایک ہزار دینار میں خرید کر اہل بیت کو دے دیا۔ ملک شہاب الدین غازی بن ملک العادل نے یہاں مدرسہ شہابیہ تعمیر کرایا۔ پھر تیسری صدی میں اس جگہ مسجد تعمیر کی گئی۔ دیوار پر منقش پتھر پر ذیل کی عبارت کندہ ہے:

” هذا بيت ابي ايوب الانصاري موفد النبي عليه الصلوة والسلام
في سنة ۱۲۹۱ هـ “

۳۔ دار عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

مسجد نبویؐ کے جنوب میں دار آل عمر بن الخطابؓ یا دار عبد اللہ بن عمر واقع ہے جو اصل میں اُم المومنین حضرت حفصہ بن عمر بن الخطابؓ کا حجرہ مقدسہ تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر کرایا تھا۔ ولید بن عبد الملک کی تعمیر مسجد نبویؐ کے وقت اس کے حکم کے مطابق عمر بن عبد العزیز نے باقی حجرات اہمات المومنین کو تو مسجد میں شامل کر لیا لیکن آل عمر بن الخطاب کے لئے کچھ چھوڑ دیا۔



منبر شریف

اور

گنبد خضرا

کا اندر لنی منسل

مدینہ منورہ کے پہاڑ

اجیل احد

"مذاجل یحبنا ونحبنا" یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم کو محبوب رکھتا ہے ہم اس کو
یہ فرمان نبوی صحیحین میں موجود ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔

"مذاجل یحبنا ونحبنا" علی باب من ابواب الجنة وهذا غیر جبل
بعضنا وبقضه علی باب من ابواب النار۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم کو محبوب
رکھتا ہے اور ہم اس کو محبوب رکھتے ہیں یہ پہاڑ جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ
ہے اور غیر پہاڑ جو ہم کو دشمن رکھتا ہے اور ہم اس کو دشمن رکھتے ہیں۔ وہ جہنم کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ ہے۔

غیر پہاڑ مدینہ منورہ کے جنوب میں محلہ تبار کے آگے واقع ہے۔ اور جبل احد
مدینہ منورہ کے شمال میں درمیل سے کچھ فاصلہ پر ہے اسکی لمبائی تقریباً ۶۵ گز تقریباً
پرنے چار میل شرقاً غرباً واقع ہے۔

بقول مشہور سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام حج کے لئے تشریف لائے تو وہی
بر حضرت سارون علیہ السلام کا وصال اسی پہاڑ پر ہوا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبل
احد پر ان کو دفن کیا۔ جبل احد پر ایک مسجد ہے جو پچھلے زمانہ میں بعض غریبوں نے بنائی
تھی۔ اس پہاڑ کے بعض غاروں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کا ذکر کیا جاتا ہے
ایک دوسرے مقام پر آدمی کے سر کے برابر بھتر ہیں اس پر ایک نشان ہے جس کے متعلق
مشہور ہے کہ وہاں آپ نے نسبت فرمائی تھی۔ اور سراقہ اس کو وہاں رکھا تھا۔

کفر و اسلام کی دوسری مشہور جنگ "جنگ احد" یہیں ہوئی تھی جیسا کہ پہلے ذکر
ہو چکا ہے کہ یہ پہاڑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اسی لئے منافقوں

کی جماعت یہاں پہنچنے سے پہلے ہی عبداللہ بن ابی کی زیر سرکردگی واپس مدینہ منورہ چلی گئی کیونکہ جبل احد صدیقین و محبوبین کا مقام ہے۔

جبل احد پر ہی شہدائے احد کی قبور مقہور ہیں جن میں سید شہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، اور دیگر کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں جن کی تعداد ایک قول کے مطابق ستر ہے۔ چھیالیس سال بعد نالوں میں سیلاب آنے کی وجہ سے بعض قبریں کھل گئیں تو مشاہدہ ہوا کہ ان کے کفن بعد اجسام مثل خنجر گل تر و تازہ تھے۔ بعض کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ زخم پر رکھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھ زخم سے عیضہ کرنے پر تازہ خون جاری ہوتا اور جب ہاتھ چھوڑ دیتے تو پھر وہیں پہنچ جاتا اور آیت کریمہ "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّنَا يُبْدُونَ" کی تفسیر ظاہر ہوئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہر سال شہدائے احد کی قبور پر تشریف لے جاتے اور فرماتے "سلام علیکم بما صبرتم فنعمر عقبی الابدان" اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص ان شہدائے احد پر سے گزرے اور ان پر سلام بھیجے تو یہ لوگ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہیں گے۔

۲۔ جبل سلع

مساجدِ نوح کے درمیانی راستے میں سلع پہاڑ ہے

غار سلع

سلع پہاڑ کے درہ کے قریب ایک غار ہے جو ایام خندق میں سردارانِ نبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہو چکا ہے۔ اسی غار میں آپ نے امت کے بخشنے کیلئے طویل سجدہ کیا تھا

۱۔ جذب القلوب ۲۔ جذب القلوب

زیارت گنبد خضراء

ادب گاہیت نیر آسمان از عرش نازک تہ : نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

قرون اولی کے علمائے راہین کے سرخیل قاضی القضاہ حافظ ابوالفضل عیاض
 اخصی اندلسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں رقم طراز ہیں :-
 ”روضہ اطہر کی زیارت ملت مسلمہ کے افراد کے لئے عزت و شرف کا ہی
 سبب نہیں بلکہ تمام علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ عزت و شرف مسنون بھی ہے
 شیخ فقیہ امام محدث تقی الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شفا السقام میں
 میں آیت کریمہ : **ولو انهم اذ ظالموا انفسهم جاؤك فاستغفروا**
اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما کے ضمن میں نورانی بیان ہے :-

”اس آیت میں من حیث المجموع یہ بات ثابت ہے اور آیت کریمہ اس بات
 پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری
 دی جائے اور ان کے پاس استغفار کی جائے اور ان سے مغفرت طلب کی جائے۔
 اور اگر یہ آیت صرف ان کی زندگی میں ہی قابل عمل تھی تو آپ کے پردہ فرمانے کے بعد
 بھی بہ وجہ عظمت شان قابل قبول اور قابل عمل ہے۔ چونکہ یہ آیت تعلیق پر دلالت کرتی ہے
 اسلئے حاصل کلام یہ نکلا کہ جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
 ہوگا اس کے لئے آپ ضرور اللہ رب العزت سے مغفرت کی دعا فرمادیں گے وہ
 شخص چاہے پہلے آیا ہو یا آپ کی حیات ظاہری کے بعد۔ کیونکہ اس آیت میں عمومیت
 رکھی گئی ہے خصوصیت نہیں۔ چنانچہ علمائے فرمایا کہ جو مومن بھی روضہ اطہر پر حاضری
 کے وقت یہ آیت ولو انهم اذ ظالموا انفسهم جاؤك فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما
 اس کے لئے مغفرت طلب فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کی توبہ قبول فرمادیں گے“

زائرینِ روضہ اطہر گنبد خضراء کیلئے

بشائرتین

شفاعت کی خوشخبری

- ۱۔ "من زار قبری وجبت له شفاعتی" (دارقطنی، بہیقی)
- جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت میرے لئے واجب ہوگئی۔
- ۲۔ من زار قبری حلت له شفاعتی۔ (دارقطنی، بزاز)
- جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت میرے لئے حلال ہوگئی۔
- ۳۔ "من جارتی زائراً لا تحملہ حاجۃ الا زیارتی مکان حقاً علی ان اکون له شفیعاً یوم القیامۃ"
- جو کوئی میری قبر کی زیارت کے لئے آیا اور اسکے سوا اس کی کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔
- ۴۔ "من زار قبری او من زارنی کنت له شفیعاً او شہیداً" (ابوداؤد، ملیس)
- جس نے میری قبر کی زیارت کی میں یا میری زیارت کی میں اس کے لئے شافع بنوں گا یا گواہ بنوں گا۔

روز قیامت ہمسائیگی کی خوشخبری

- * "من زارنی متعمداً کان فی جوارمی یوم القیامۃ" (ابوجعفر عقیلی)
- جس نے قصداً میری زیارت کی قیامت کے دن وہ میری ہمسائیگی میں ہوگا۔

حیاتِ ظاہری میں زیارت کی خوشخبری

- "من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی" (دارقطنی)

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اُس نے گویا میری زندگی میں ہی میری زیارت کی۔

۲۔ "من زارنی بعد موتی فکانما زارنی وانما حی" (یعقوبی ابوالفتوح)

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری ایسی زیارت کی کہ میں زندہ ہوں۔

۳۔ "من حج فزارقبری بعد دفانی فکانما زارنی فی حیاتی" (دارقطنی)

جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی

حج کے بعد وضو پھر کی زیارت نہ کر نیوالوں کو تنبیہ

"من حج البیت ولم یزنی فقد جفانی" (کمال ابن عدی)

جس نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علمائے اہل سنت کے ارشاد و مہمولا

۱۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے کہ جب حضرت انسؓ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تو دست بدعا ہو کر اس طرح منہک ہو کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والوں کو بعض اوقات یہ شبہ ہونے لگتا کہ وہ مصروف نماز ہیں۔ پھر سلام عرض کر کے واپس ہوتے تھے۔ (شفا شریف)

۲۔ حضرت نافع مولیٰ (فلام) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینکڑوں مرتبہ دیکھا ہے کہ جب وہ بارگاہ رسالت میں حاضری دیتے تو مواجہ شریفیہ میں کھڑے ہو کر عرض کرتے،

"السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی"۔ سلام ہو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو! حضرت ابو بکرؓ پر اور سلام ہو میرے والد بزرگوار

پر ان کا معمول یہ تھا کہ وہ منبر شریف پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے اس جگہ کو پہلے ہاتھ لگاتے پھر چہرہ وہاں منس کرتے (شفا شریف، شفاء السقام)

۳ - صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول تھا کہ جب وہ مسجد نبوی میں حاضر ہوتے تو منبر شریف کے اس جوڑ کو جو مرقد شریف سے متصل ہے اس کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اور قبلہ رخ ہو کر دعائیں کرتے تھے۔ (شفا شریف)

۴ - حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پردہ پوشی کے بعد مؤذن رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام چلے گئے اور کافی عرصہ تک مدینہ شریف واپس نہیں آئے تو ایک رات آپ کو خواب میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! یہ کیا جھانپے کہ تم ہماری زیارت کے لئے نہیں آتے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، غمگین و افسردہ لٹھے فوراً رخت مضر باندھا اور مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ اطہر پر حاضری دی اور خوب روئے اور چہرہ کو روضہ اقدس پر ملا۔ (شفا شریف، شفاء السقام، جذب القلوب)

۵ - میسر بن مسروق جو بیت المقدس سے مدینہ منورہ آئے انھوں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی استدعا پر ان کی طرف سے روضہ اطہر پر سلام کیا (شفا السقام)

۶ - حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر دفعہ شام سے اپنے ناصد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر اس غرض سے بھیجا کہ ان کی طرف سے سلام عرض کرے۔ (شفاء السقام)

۷ - ابراہیم بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا تو مدینہ منورہ میں روضہ اطہر پر حاضری دی اور بارگاہ سید الانبیاء میں حاضری دی اور سلام عرض کی تو میں نے رعلیکم السلام کی صدا اندر لیں حجرہ مبارکہ سے سنی۔ یہ اتنا بڑا فضل ہے کہ اگر دنیا کی تمام دولت بھی اللہ کی راہ میں لٹا دی جائے تو اس فضل کے مقابلے میں پرگاہ بھی نہیں۔ (مؤلف) (شفاء السقام ۷۰)

۸ - ائمہ حدیث کے مقتدر امام ابو یوسف بھی فرماتے ہیں کہ ایک ایسا مسلمان جو

روضہ اطہر کی زیارت کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے سلام کا جواب بھی دیا جاتا ہے جو باعث عزت و شرف ہے۔ (شفا المقام)

۹۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے دریافت کیا کہ میں روضہ اطہر پر استقبال قبلہ کر کے دعا کروں یا آٹائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کروں تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہرگز نہ پھیر کہ یہی روز قیامت تیرا اور تیرے باپ آدم عیالہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حضور وسیلہ ہے بلکہ اپنا رخ روضہ اطہر کی طرف کرو اور شفاعت طلب کر بے شک اللہ تعالیٰ شفاعت قبول فرمائے گا۔

الایۃ "ولو انتم اذ ظلموا... الخ (شفا المقام)

۱۰۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ایوب بخینیانی روضہ اطہر کے پاس تشریف لائے اور بالکل قریب ہو کر قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی اور روضہ اطہر کے پاس شدت سے رونے لگے۔ (شفا المقام)

اس ضمن میں تمام اقوال و آثار کا یہ کتابچہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑے طوالت کے خوف سے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے ؟

علمائے امت مسلمہ نے اپنے اقوال و افعال کے لوازم سے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی نعمت منجھ نہمت ہائے دنیوی و آخروی اور کوئی عمل بعد از فرائض و واجبات "زیارت گنبد خضرا" کی برابری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ رب العزت جل جلالہ کی جلالت و عظمت کے بعد تمام فضیلتیں اس کے محبوب و حبیب حضور سید الاولین و الآخیرین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ لہذا ہم پر واجب ہے کہ ہم اس دولت بابرکات کیساتھ اپنی حقیقی محبت و الفت کا ثبوت عملی طور پر پیش کرنے کیلئے اس عظیم آستانہ (گنبد خضرا) پر حاضر ہونے والوں میں شامل ہوں اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو زیارت گنبد خضرا نصیب فرمائے ! آمین

آرزو دارم کہ خاک آن قدم

طوطیکے چشم سازم دم بدم

ادابِ مدینہ منورہ

۵۵
۸۔ غنٹا وقتے کہ چشم از سوادش سرمہ چیں گردد!

ہجرت اور عجز و محبت
جب ذوالحلیفہ سے تھوڑا آگے آئے گا تو مدینہ
عیبہ کی آبادی نظر آنے لگے گی اور ہر مومن مسلمان
کی آنکھ کا نور ابد دل کا سرور، جہاں کی حاضری مومنین کی عمر بھر کا حاصل ہے۔ یعنی
گنبدِ خضراؤ بنز آجگنے کی طرح آبادی کے بالکل وسط میں آپ کی خوش نصیب آنکھوں
کے سامنے ہوگا۔ اس وقت پورے جوش و جذبہ جذب و کیف و کیف و محبت اور
رقت کے ساتھ درود و سلام حضور سید الاولین و الآخین کی بارگاہ میں پیش کیجئے!

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ!

پھر پڑھے اللہم صلّ علی سیدنا محمد و آلہ واصحابہ وبارک و صلّ
اللہم هذا حرم نبیک فاجعله لی وقایة من النار واما ناسن
العذاب و سوء الحساب۔

پھر اگر ڈرا یوردا صنی ہو جائے تو وادی عقیق (بیر عروہ) سے احترام نبوی کے لئے
پیدل چل کر اللہ تعالیٰ کے محبوب کے محبوب شہر میں عاجزی و نیاز مندی کی مرتب
کیفیات سے حرم نبوی میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ

جائے سرست این کہ تو پامے نہی : پائے نہ بینی کہ کجائے نہی!

مستحب ہے کہ مدینہ منورہ کے داخلے سے پہلے اچھی طرح غسل کرے مسواک کرے

اور حسب ترفیق اچھا لباس پہنے اگر لباس مفید ہو تو بہتر ہے اور شہر میں داخلے کے

وقت یہ خیال ذہن میں رکھے یہ سرزمین حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم
مینت لڑوم سے سرفراز ہوئی ہے اس لئے پورے ادب و احترام سے شہر میں داخل
ہوتے وقت پڑھے :

” بسم اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل
صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت
باللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم انی اسألك بحق السائلین
علیک بحق مثلی هذا الیک فانی لیس اخرج بطرا ولا اشرا ولا دیار ولا
سمعة اخرجت اتقا سخطک وابتغام مناتک اسألك ان تبعدنی من
النار وان تغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت .“

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران موقع کو غنیمت جان کر زیادہ وقت مسجد نبویؐ
کے امکانات اور صحبت اور حاضری و زیارت روضہ اطہر میں صرف کرنے کی کوشش
کرے۔ اگر مسجد شریف میں رہے تو روضہ اطہر سے نظر نہ ہٹائے۔ اور اگر مسجد سے باہر ہو تو
”گنبد خضرا“ پر نہایت خضوع و خشوع سے نظر رکھے۔ کیونکہ جو نورانیت و ذوق گنبد خضرا کی
طرف نہر باہر دیکھنے میں عاشقان و مشتاقان پائے جاتے ہیں اسکا ادراک انہی پر ہوتو ہے۔
دوران قیام مدینہ کا خیر و صدقات مدینہ منورہ کے باشندوں کے لئے وقف کرے
اور مدینہ منورہ کے ہر باشندہ کو عزت و احترام سے دیکھے۔ کہ یہ سب اس دربار گوہر بار سے
نسبت رکھتے ہیں۔ اور بالفاظ شفاء شریف ”وہ مقامات جہاں حضرت جبرائیل و میکائیل
علیہ السلام آتے رہے۔ جہاں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عزیز اوقات بسر
فرمائے وہ مساجد و مکان جہاں وحدانیت اور اسلام کے درس دیئے گئے ان
مقامات کی آج بھی عزت و توقیر لازم ہے اور ان مقامات مقدسہ کی ہوا میں سونگھی
جانی ضروری ہیں اور ان مقامات کے در و بام کی زیارت قلب و روح کا سرمایہ حیات ہے۔“

۱۔ جذب القلوب ۔

دیگر مقامات کا ذکر گذشتہ اوراق میں حتی المقدّر تفصیلاً کیا گیا ہے جن میں مسجدیں
اقامت گاہیں، کنوئیں، جنت البقیع، احد وغیرہ شامل ہیں۔

آداب مسجد نبوی و روضہ اطہر

۱۔ زہجوری برآمد جان عالم : حرم یا نبی اللہ ترسم !

مسجد نبوی کی بنیاد خود سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس
سے رکھی اور متواتر دس سال کی طویل مدت تک اس مسجد میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت
کا درس دیا اور اس مسجد کا ایک ایک انچ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا سے مزین
ہوا۔ اس کا ادب احترام ہر مومن کے ایمان کا طرہ امتیاز ہے۔

۲۔ آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم : طوطیکے چشم سازم دم بدم
مسجد میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے یا مکمل طہارت با وضو ہو، داخل ہوتے
وقت پہلی مرتبہ باب السلام میں راہنے قدم سے داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں :
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخَلْنِيْ مَدْخَلَ حَقِّ و

اَخْرِجْنِيْ مَخْرَجِ حَقِّ وَاَجْعَلْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ وَقُلْ جَارِ الْهَقِّ
وَزَهَقِ الْبٰطِلِ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ ذَهٰوِقًا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْتَ
السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحِينَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكَتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ الْبَوَابَ
رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقَكَ
اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَالْقَدَمِ مِنَ النَّارِ۔ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ
وَالسَّلَامِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کے بعد مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت مقام شریف کے وقار اور
عظمت کا خیال دل میں رکھے۔ اور نہایت ہی ادب کے ساتھ عظمتِ محمدی اور
مشاہدہ جمالِ احمدی یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و موجودگی کا پختہ اعتقاد دل

میں رکھتے ہوئے محراب نبوی (مصلیٰ نبوی) کے نزدیک داہنی طرف تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کریں۔ قرأت لمبسی کرنے کی بجائے فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پراکتفا کریں اگر مصلیٰ شریف کے نزدیک جگہ نہ ملے تو صحتی الامکان اس مقام کے قریب جو جگہ ملے وہاں پڑھ لیں۔

بعض علمائے تحیۃ المسجد پر زیارت روضہ اطہر کی تقدیم کو جائز رکھا۔ بہر حال تحیۃ المسجد کے بعد زیارت روضہ اطہر کی طرف متوجہ ہو اور اس مقام کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے ظاہری و باطنی خشوع اور عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔ علمائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ پشت قبلہ کی طرف کر کے چہرہ انور کے سامنے (کہتے ہیں کہ حجرہ شریف میں چہرہ انور کے مقابل دیوار میں ایک چاندی کی میخ لگی ہوئی ہے۔ یہیں تانبے کی جالی لگی ہے) کھڑے ہوں کہ پہلے بزرگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ (حجرات کو مسجد میں شامل کرنے سے پہلے) یہی مقام تھا۔ سلف صالحین کا وقوف بھی اسی پر منقول ہے۔

دل میں یہ خیال کر کے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم حاضری سے مطلع ہیں اور بقول جاتی ہے: آرزوی جنت المادی بروں کر دم زدل
جنتم این بسکہ بز خاک درت ما و اکنم

ان تمام آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ آواز حد اعتدال (زیادہ بہت نہ بہت بند) میں بحضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سلام عرض کرے۔

السلام علیک ایہا النبی الحزین ورحمت اللہ وبرکاتہ تین بار کہے۔
پھر السلام علیک یا رسول اللہ! السلام علیک یا نبی اللہ! السلام
علیک یا سید المرسلین! السلام علیک یا خاتم النبیین!

بعض بزرگان سلف مثل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک اختصار پسندیدہ ہو سکتا ہے کہ یہ اختصار اس کے لئے ہو جبکہ عموماً حاضری نصیب ہوتی رہتی ہو۔ وہ مشتاق کہ جس کا قلب ولہ شوق سے پُر اور سینہ عمر بھر کی جدائی کا داغ لئے ہوئے ہے اور بہت ہی محنت طلب مسافروں کے بعد دربار حبیب میں پہنچا ہو وہ کیسے اختصار کر

کتا ہے۔ بہر حال پورے ذوق و شوق اور خضوع و خشوع سے اور آپ کے توسل و شفاعت و استعانت میں نہایت انکساری سے یہ آیت کریمہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِہ ولوا ظننہم اذ ظالموا انفسہم جاولک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً پر پڑھ کر یہ بدیہ سلام پیش کرے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْكَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ
الْعَظِیْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہُ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَجِیْبَنَا وَ

قُرَّةَ اَعْیُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلِّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا جَمَالَ مَلِكِ اللّٰهِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ يَا نُورَ عَرْشِ اللّٰهِ صَلِّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ صَلِّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا شَفِیْعَ الْمَذْنُبِیْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ صَلِّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّكَ الْعَظِیْمِ طَوْلُوْ

اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاوِلُوْكَ فَاَسْتَغْفِرُوْا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْجَدُ اللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِیْمًا صَلِّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَیْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمِ

يَا طَهَّ يَا لَیْسَ يَا بَشِیْرُ يَا سِرَاحُ يَا مَنِيْرُ يَا مَقْدَمُ رَجِیْشِ

الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَهَادِیُّ نَا يَا سَیِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِیْرًا

بِكَ إِلَى رَبِّي فَاشْفَعْ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ
 يَا سِرَاحَ الظُّلْمَةِ أَجْرُنِي بِهِ يَا اللَّهَ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَكَ زَائِرِينَ وَقَصَدْتُكَ مَرَاغِبِينَ
 وَعَلَى يَدِكَ الْعَالِي وَالْأَقْبِينَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِينَ فَلَا تَرُدُّنَا
 خَائِبِينَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مُحْرَمِينَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ اسْأَلْكَ الشَّفَاعَةَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى لَكَ الْوَسِيلَةَ
 وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْمَقَامَ الْمُحْصِرَ وَالْحَوْزَ
 الْمُرَوِّدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمَى فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَوْمِ الْمَشْهُورِ
 أَنْتَ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ ط
 أَنْتَ الْمَشْفَعُ أَنْتَ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ
 إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ
 الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ
 الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ
 جِهَادِهِ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ رَجَرَكَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنَّا وَعَنْ وَالِدَيْنَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرِ الْجَزَائِرِ
 فَسَأَلْتُكَ الشَّفَاعَةَ أَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْعُرْوِ
 يَوْمَ الْفَرَزِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا
 مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ط اشْفَعْ لَنَا وَإِلْوَالِدَيْنَا وَإِلْوَالِدَاتِنَا
 وَإِلْأَزْوَاجِنَا وَإِلْأَخْوَانِنَا وَإِلْأَخَوَاتِنَا وَإِلْمَشَائِخِ طَرِيقَتِنَا
 وَمَشَائِخِ أَوْلَادِنَا وَإِلْسَائِدَاتِنَا وَإِلْجِيرَانِنَا وَإِلْمَنْ أَوْصَانَا

وَقَدْ نَاعَيْتُكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ الصَّلَاةِ
 وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ط
 الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ
 فِي كُلِّ آتٍ وَلِحِظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ أَلْفَ أَلْفِ
 مَرَّةٍ مِّنْ عَيْنِكَ یہاں اپنا نام لیں — یَسْأَلُكَ

السَّقَاةَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ ۝ سورة فاتحہ ایک بار، سورۃ اخلاص تین
 بار پڑھے اس کے بعد اپنی ماری زبان میں دعا کیجئے۔ درود اکبر بھی پڑھیے۔
 پھر اگر کسی عزیز یا دوست نے سلام پیش کرنے کی درخواست کی ہو تو کہے السلام
 عليك يا رسول الله من دوست کا نام۔ اس سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ دہنی طرف
 ہٹے اور بارگاہِ صدیقی (سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) میں ہدیہ سلام عرض کرے۔ السلام عليك
 يا ابي بكر الصديق يا صفى رسول الله دثانيه في الغار جزاك الله عن امة محمد
 صلى الله عليه وسلم خيرا۔ یا یہ سلام عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
 رَسُولِ اللَّهِ تَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ
 مَنْ أَنْفَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ رَسُولِهِ حَتَّى
 تَحَلَّلَ بِالْعِبَادَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ
 الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَأْوَاكَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَوَاجِعَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ
 النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ سورة فاتحہ راخلاص پڑھیے

اس کے بعد مزید ایک ہاتھ دہنی طرف ہو کر بارگاہِ فاروقی میں ہدیہ سلام عرض کریں
 السلام عليك يا عمر الفاروق الذي اعز الله به السلام جزاك الله عن امة محمد
 صلى الله عليه وسلم خيرا - يا يارسلام عرض کرے ۔

السَّلَامُ يَا سَيِّدَنا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاطِعًا
 بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَفِيَّ الْمِحْرَابِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مُطَهِّرَ دِينِ الْاِسْلَامِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكْسِرَ
 الْاَصْنَامِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ
 وَالضُّعْفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِي قَالَتْ فِي حَقِّكَ
 سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْ كَانَ بَيْنِي وَمِنْ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 رَحِيَّ اللهُ تَعَالَى عَنْكَ وَارْضَاكَ اَحْسَنَ الرَّحْمَى وَجَعَلَ
 الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا ثَانِي الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى
 وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتَهُ ۔ سورة فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے ۔

بزرگانِ سلف سے منقول ہے کہ جو شخص روضہ اطہر کے سامنے آ کر کہے کہ یا اے اللہ

وَمَلِكَةٌ يَصْتَوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الدِّينِ اْمْتَوْصَلُوْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ پڑھے اور پھر
 تشریح صحابہ علیہ السلام یا رسول اللہ! کہے تو ایک فرشتہ آسمان سے آواز دیتا ہے صلی
 اللہ علیک یا فلاں آج کے دن تیری کوئی ایسی حاجت نہ ہے گی جو پوری نہ ہو!
 پھر بریت تبرک منبر شریف کے پاس ہو کہ آپ کی جائے نشست پر تعمیر ہوا ہے
 اسے اور دعا کرے کیونکہ اس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے ۔

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران دیگر جگہوں (جن کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ ہے۔ اس سے پہلے بیان کی جا چکی ہیں) مثلاً جنت البقیع، مساجد کنوئیں اور

اقامت گاہوں کی زیارت بھی وقت نکال کر ضرور کریں اور کم از کم دو رکعت نفل بھی ضرور ادا کریں
جنت البقیع کے دروازے پر یہ سلام پڑھیں :-

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْعِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ الرَّفِيعِ وَأَنْتُمْ
السَّابِقُونَ مَخْنُ إِشَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْقُونَ طَابَتْ أَسْرُوبَابَانَا
السَّاعَةِ آتِيَةً لَا رَيْبَ فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ط
النَّكُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرَّفَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْلِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ . سورة فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیں .

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ وقت مسجد کے
اعکاف اور اسکی صحبت میں صرف کریں اور اپنے اوقات کو صوم و صلوة اور حضور ربید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام و درود میں مصروف رہے عبادت کے لئے زیادہ تر مسجد کے اس حصہ
میں رہنے کی کوشش کریں جو زمانہ نبوت میں تھی۔ اگر مسجد شریف میں رہیں تو روضہ اطہر سے نظر نہ ہٹائیں
ہر وقت ذہن میں تصور رکھے کہ کس دربار گوہر میں حاضر ہے۔ دو سر لوگوں پر جبکہ تنگ نہ
کرے بلکہ اگر کسی جگہ کی فضیلت حاصل کرنے کا شوق ہو تو پہلے آئے اور اس مقام ارفع اعلیٰ
کے ادب و احترام پوری طرح ملحوظ خاطر رکھے۔ قرآن مجید کم از کم ایک دفعہ ضرور مسجد میں ختم کرے۔
جو شخص جتنی مرتبہ مسجد شریف کے اندر آئے زیارت روضہ اطہر کرے اور صلوة و سلام
پیش کرے : جمیع آداب و تعظیم کا لحاظ کر کے حضور ذوق محبت و طاعت، مع حفاظت
قلب و اعضاء ظاہر و باطناً یہ اعتقاد رکھے کہ میری عمر کی تمام کمائی یہی ہے اور لمحہ مہر
بھی آپ کی نسبت و توجہ سے غافل نہ رہے اور طلب کی تشنگی کو کم نہ ہونے دے۔

الوداع اے پیار رسول الوداع !

مومن مسلمان روضہ اطہر سے جدا ہونے کا خیال ہی دل میں نہیں لاتا اور ہر دم اس حال میں رہتا ہے کہ

سرم را مکن ز آستانت جدا : کہ با آستان تو دارم سرے
لیکن ایک دن واپس ہونا ہی ہے آج رخصتی کا دن ہے۔ روضہ اطہر سے جدائی ہو رہی ہے۔ دل کی حالت عجب بے گمراہوں ہے کیوں نہ ہو جب لکڑی کا بنا ہوا خانہ "ستون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لمس اقدس کے فراق کی تاب لانے سے قاصر رہا۔ تو ایک مومن جو اس سراقدس کی حاضری کی عمر بھر تمنا کرتا رہا ہو کی کیا حالت ہوگی ؟

وایسی کے وقت مسجد نبویؐ میں مصلیٰ النبی کے زیادہ سے زیادہ نزدیک نماز و دعا میں ہوں اسکے بعد روضہ اقدس کی زیارت ادا کیے موافق کرے اپنے اور اپنے عزیزوں و دوستوں کے لیے دونوں جہاں کی سعادت طلب کریں اور اس احقر کی حاضری کی منظوری کے لئے بھی دعا کریں اور پھر الوداعی سلام پڑھیں :-

"الوداع یا رسول اللہ ! الوداع یا رسول اللہ ! الوداع یا رسول اللہ ! الفراق یا رسول اللہ !
الفراق یا رسول اللہ ! الفراق یا رسول اللہ ! الفراق یا جیب اللہ ! یا بنی اللہ الامان یا جیب اللہ !"

اسکے بعد اپنے اہل عیال میں سلامتی سے پہنچنے کی دعا کریں اور پھر یہ دعا پڑھیں :-
"اللهم انا نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما تحب وترضى اللهم
لا تجعل هذا آخر العهد ببيتك ومسجده وحرمة ولسر العود اليه والعكوف لديه
وارزقني العفو والعافية في الدنيا والاخرة ورددنا الى اهلنا مسلمين غانقين - آمين -"

بزرگان دین کا فرمان ہے کہ اگر ایسے وقت میں گریہ زاری کا غلبہ ہو تو یہ قبولیت نماز کی علامت ہے بلکہ ہر حالت میں گریہ زاری ذریعہ شوق و علامت امید داری ہے۔
تمت بالخیر
دعا جو محمد یوسف بنی کے نقشبندی

تبلیغ دین صدقہ جاریہ ہے

ہر روز ہر لمحے کو نشان

تبلیغ اسلام میں

جماعت خدام اہلسنت جہڑ

۵۰۵ - شریٹ منصور آباد فیصلہ آباد

تین سال کے قلیل عرصہ میں پمفلٹ کتابچے اور تبلیغی اشہارات ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے بلا قیمت تقسیم کئے ہیں۔

لکرنے کیلئے
مجھ پر

روپیہ

ایک
روپیہ

ایک
روپیہ

تقریریں

اجلا بنا

میں ہنگام

سپر سٹروکٹ

رہسٹرو

کامیاب

ذمہ دار
محل اہل احمدی
محل احمدی

سیل ڈیو
گول صابن والا
فون ۲۷۸۳۲

عند
اعلیٰ

صابن بنانیوالے

اظہر کارپوریشن لمیٹڈ
شادمان روٹ فیصل آباد
فون-۲۷۱۳۲

اجلا بنا

میں ہگا

سپر سٹروک

رہ سٹرو

کامیاب

ذمہ دار
محمد علی صاحب

سیل ڈیو
گول صابن والا
فون ۲۷۸۳۲

محمد علی

صابن بنانیوالے

اظہر کارپوریشن لمیٹڈ
شادمان روٹ فیصل آباد
فون-۲۷۱۳۲